سرزمین بہادر پور پوسٹ گولگرام تھانہ ڈیبرا، پچھم مدنا پور مغربی بنگال میں قائم مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ جولائی ۲۰۰۶ء جماعت اہل سنت کے مقتدر و مستند علماء و مفتیان کرام پر مشتمل فیصل بورڈ یعنی

شرعی عدالت

کا

تاریخی فیصلہ

مولانا آل رسول بھدرکی شرعی مجرم!

مولانا آل رسول کی تمام اجازت وخلافت منسوخ

(حضور تاج الشریعہ ازہری میاں قبلہ)

شائع کنندگان

اراکین میڈیئٹر کمیٹی ساکنان بہادر پور و بیر سنگھ پور
پوسٹ گول گرام ضلع پچھم مدنا پور (مغربی بنگال)

سرزمین بہادرپور پوسٹ گولگرام تھانہ ڈیبرا، پچھّم مدناپور مغربی بنگال میں قائم مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ جولائی ۲۰۰۶ء جماعت اہل سنت کے مقتدر و مستند علماء و مفتیان کرام پر مشتمل فیصل بورڈ یعنی

شرعی عدالت

کا تاریخی فیصلہ

مولانا آل رسول بھدرکی شرعی مجرم!

مولانا آل رسول فاسق معلن ہیں، اور فاسق معلن سے بیعت ہونا، اسے امام بنانا، اس کی دست بوسی کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ مولانا آل رسول سے فوراً قطع تعلق کرلیں یعنی ان سے ملنا جلنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور سلام و کلام بند کردیں، ان سے بیعت نہ ہوں ن کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، انہیں اپنے جلسے میں مدعو نہ کریں نہ کوئی دینی عہدہ دیں اور مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ کی انتظامیہ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدرسہ کے عہدۂ صدارت و تدریس سے فوراً معزول کردے۔

﴿مرتبین﴾

مولانا مرشد علی قادری، مولانا عبدالغفور حبیبی، مولانا محمد ذاکر حسین مصباحی، مولانا محمد رجب علی حبیبی، مولانا محمد صادق علی رضوی، مولانا محمد الیاس رضا نورانی، مولانا محمد محسن خان قدوسی، ساکنان ضلع مدناپور مغربی بنگال

پیش لفظ

مانو نہ مانو آپ کو یہ اختیار ہے

ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جاتے ہیں

مذہب اسلام کے سچے پیروکار اہل سنت و جماعت کے علما و مشائخ کا ہر دور میں یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ جب کبھی بھی اسلام و سنیت کے خلاف الحاد و زندقہ، کفر و ارتداد اور بدعقیدگی و گمراہیت نے سر ابھارا ہے تو انہوں نے پورے خلوص و للّٰہیت کے ساتھ احقاق حق و ابطال باطل کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دے کر ان فتنوں کی سرکوبی فرمائی۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اٹھنے والے فتنے داخلی ہوں یا خارجی، علماء کرام کی یہی مقدس جماعتیں ہمیشہ ان سازشوں کے خلاف آہنی دیوار بن کر اپنے فرض منصبی کو نبھاتی رہیں۔

انگریز کے خاص مقصد (ملت اسلامیہ کو لاتعداد ٹکڑوں اور خانوں میں بانٹنا اور انہیں آپسی انتشار میں اس حد تک الجھا دینا کہ وہ کبھی بھی متحد ہو کر انگریزوں کے خلاف صف آرا ہو سکیں نہ کچھ سوچ سکیں) کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر ماضی قریب میں جب انگریزوں کے ہاتھوں اپنے ایمان و عقیدہ کا سودا کر کے دیوبندی، وہابی، نیچری، قادیانی، جماعت اسلامی و تبلیغی جماعت نے شان الوہیت و شان رسالت و شان محبوبان خدا و رسول میں تنقیص و توہین

اور کھلی گستاخی کا بیڑا اٹھایا تو علماء اہل سنت و عاشقان مصطفیٰ نے ان کے خلاف ایسی سخت تحریک چلائی کہ ان کا کفر و ارتداد اور گمراہی و بدعقیدگی روز روشن کی طرح لوگوں میں ظاہر ہوگئی۔ اور برصغیر خصوصاً ہند و پاک کے کروڑوں مسلمان ان کے باطل عقائد و نظریات سے آگاہ ہو کر بدعقیدگی و گمراہی سے بچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خرابی چاہے ایمان و عقیدے کی ہو یا کردار و عمل کی علماء حق نے کبھی اس معاملے میں اپنے اور بیگانے کا امتیاز نہیں برتا اور اظہار حق میں کبھی کسی طرح کی کوئی رو رعایت نہیں فرمائی۔

زیر نظر ''شرعی فیصلہ'' بابت مقدمہ مولانا رجب علی حبیبی بنام مولانا آل رسول بھدرکی، خود کو سنیت کا ٹھیکیدار بتا کر، شریعت کا جامہ اوڑھ کر شریعت مطہرہ کو داغدار کرنے کی کوشش کرنے والے ایک بدعمل، بدکردار، گندم نما جوفروش اور حدود اللہ کو پامال کرنے میں نہایت جری و بیباک شخص (مولوی آل رسول بھدرکی) سے متعلق سرزمین بہادر پور پوسٹ گول گرام، تھانہ ڈیبرا ضلع پچھم مدنا پور (مغربی بنگال) میں مؤرخہ ۳۰/۲۹ رجولائی ۲۰۰۶ء کو قائم ''شرعی عدالت'' کی تمام کاروائی اور فیصل بورڈ کے علما و مفتیان کرام کی جانب سے شخص مذکور کے خلاف صادر کردہ ''تاریخی فیصلہ'' پر مشتمل نہایت اہم دستاویز ہے۔

جسے پڑھ کر آپ خود اور حق کا ہر پُر جوش حامی یقیناً یہی فیصلہ کریگا کہ علماء اہل سنت حق پرستی، حق نگاری و حق گوئی میں اپنی مثال آپ ہیں......... بیشک و بلا شبہہ اہل سنت کے علماء ربانیین و مفتیان ذوی الاحترام حق کو حق کہنے، حق ظاہر کرنے اور حق کی حمایت و پاسداری میں کبھی بھی بیجا طرفداری اور اپنے و بیگانے کا کوئی امتیاز نہیں برتتے۔

آہ!......... وقت کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ......... جو خاندان خدمت دین کیلئے وقف تھا، اسلام وسنیت کی تبلیغ، ارشاد و ہدایت، دین اور عقیدہ وعمل سے بے بہرہ لوگوں کی رہبری و رہنمائی، ڈوبتوں کو ساحل تک پہونچانا، بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانا جس کا طرۂ امتیاز تھا......... ایک ننگ اسلاف، ننگ خاندان اور ننگ اسلام وسنیت نے اس کا بیڑا غرق کر دیا، خاندان کی روشن وتابناک ودرخشندہ روایات پر گہری سیاہی پوت دی۔

اللہ! اللہ! کیسی مبارک ذات تھی پیر طریقت، رہنمائے اہل سنت مفتیٔ اعظم اڑیسہ حضرت علامہ مفتی سید محمد عبد القدوس صاحب قبلہ اشرفی علیہ الرحمہ کی......... سبحان اللہ! کیسی سادہ، پاکیزہ، بے لوث و بے نفس، فرشتہ صفت اور بزرگان دین کی سیرت کی آئینہ دار، فضائل وکمالات کے گوہر آبدار مگر...... خود نمائی اور تکلف و انانیت سے در کنار شخصیت تھی آپ کی......... آپ حضور مجاہد ملت قدس سرہٗ کے تلمیذ خاص اور خلیفۂ ارشد ہیں......

آپ کے وجود باجود سے بھدرک، بلکہ اڑیسہ کے بیشتر اور بنگال کے ایک معتد بہ حصے میں برستے بادل سا جو علمی و دینی فیضان عام ہوا...... آج بھی وہ لوگوں کے دل ودماغ پر نقش اور روح کی گہرائیوں میں اترا ہوا ہے۔

مگر افسوس!...... آہ...... افسوس صد افسوس...... عبرت کے ناخن لینے کا مقام ہے...... انہیں کا بیٹا کہلانے والا مولوی آل رسول بھدرکی اپنے افعال و کردار اور صفات و عادات بد میں...... آپ کا خاندان تو کیا...... ایک سید تو کیا...... ایک مولوی تو کیا...... انسانیت سے بہرہ مند ایک عام انسان سے بھی حد درجہ گیا گزرا ہو گیا...... اسی کو کہتے ہیں ''ولی کے گھر میں شیطان''

پسر نوح با بداں بہ نشست خاندان نبوتش گم شد

فیصل بورڈ کی جانب سے جاری کردہ ''شرعی فیصلہ'' کی تائید و حمایت، توثیق و موافقت میں ملک بھر کے علما و مشائخ عظام و مفتیان ذوی الاحترام کے تائیدی دستخط...... بالخصوص جانشین حضور مفتیٔ اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ اختر رضا خان صاحب ازہری میاں قبلہ مدظلہٗ الاقدس ''قاضی القضاۃ فی الہند''...... حضور سرکار امین ملت شہزادۂ حضور احسن العلما حضرت علامہ پروفیسر سید محمد امین اشرف صاحب قبلہ برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف .... پیر طریقت حضرت علامہ الحاج قاری سید محمد مقبول حسین صاحب قبلہ حبیبی خلیفۂ حضور مجاہد ملت و مفتی و قاضی شہر الہٰ

آباد کے تائیدی دستخط اور تینوں مذکورا کابر اہل سنت کی جانب سے اپنی اپنی دی ہوئی خلافت فسخ کر دینے کی تحریر مع دستخط و مہر بھی کتاب کے اخیر میں ملاحظہ فرمائیں.......... رفیق ملت حضور سرکار نجیب میاں صاحب قبلہ نائب سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف نے کلکتہ و ہوڑہ کے متعدد اجلاس (منعقدہ مؤرخہ ۱۵/۱۶/۱۷ ستمبر ۲۰۰۶ء) میں برسر منبر علیٰ الاعلان مولوی آل رسول بھدرکی کو دی ہوئی اپنی اور مارہرہ شریف کی خلافت و اجازت کی منسوخی اور آپ کے ہاتھوں میں موجود ''شرعی فیصلہ'' کی مکمل تائید و حمایت کا عام اعلان فرمایا اور مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ وہ اس فیصلے پر عمل کریں۔

خلاصہ یہ کہ فرد جرم اور اس پر تجویز کردہ سزا کی کاپی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دینا، حق کی نصرت و حمایت کرنا، بدعملی، بدعقیدگی اور مولوی آل رسول بھدرکی کے تعلق سے بدعملی، حیا سوز افعال کی راہوں کو ہر ممکن طور سے مسدود رکھنا آپ کا دینی و ملی فریضہ ہے۔ گندگی اور گندے ماحول سے خود بچیئے اور اپنے احباب و اعزہ و اقارب نیز اہل خاندان و عام مسلمین کو بچایئے۔ کنتم خیر امةٍ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر (القرآن)

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ؟ دو اشک ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

فقط : **مرشد علی قادری** (پرنسپل)

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم بھدوہی

۷۸۶/۹۲

شرعی عدالت کا فیصلہ

مولانا آل رسول بھدر کی حرامکار، فاسق معلن واقراری مجرم!

مولانا آل رسول بھدر کی حال مقیم مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ ضلع پورب مدناپور مغربی بنگال کی بڑھتی ہوئی بداعمالیوں، بدکاریوں، بدچلنیوں وجنسی دست درازیوں کی وجہ سے اس علاقے کے عوام میں پائی جانے والی بے چینی و اضطراب کے پیش نظر اسی علاقہ کے مولانا محمد رجب علی حبیبی نے علماء ومفتیان کرام کی بارگاہ میں درج ذیل سوالات پر مشتمل ایک استفتاء کیا۔

استفتاء کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) مولانا آل رسول تنہائی میں غیر محرم عورتوں سے ملتے ہیں۔ عورتوں سے دست بوسی وقدم بوسی کرواتے ہیں۔

(۲) عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبواتے اور جسم کی خدمت کرواتے ہیں

(۳) مولانا آل رسول جب غیر محرم عورتوں کے ساتھ خلوت وتنہائی میں ہوتے ہیں تو کسی بھی شخص کے کمرہ میں داخلے پر سخت پابندی ہوتی ہے۔

(۴) عورتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ، جنسی دست درازی یہاں تک کہ زنا کے مرتکب بھی بتائے جاتے ہیں۔

(۵) مولانا آل رسول اپنی ان گندی وگھناؤنی حرکتوں کے خلاف آواز بلند کرنے والے علماء وسنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو گمراہ، بد مذہب بدعقیدہ

بتاتے ہیں۔

(۶)مذکورہ حالات کے پیش نظر کیا مولانا آل رسول سے مرید ہونا درست ہے، ان کو مقتدیٰ بنانا، دینی اسٹیج کا صدر یا سر پرست بنانا، ان کو اپنے جلسے جلوس میں بلانا، ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے فتویٰ لینا از روئے شرع کیسا ہے؟

(۷) جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یو پی) کے شعبۂ افتاء کے صدر فقیہ العصر حضرت مفتی محمد نظام الدین صاحب رضوی اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو (یو پی) کے شعبۂ افتاء کے صدر حضرت مفتی آل مصطفٰے مصباحی نے ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفٰی صاحب قادری اور سلطان الاساتذہ، بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان اعظمی کی تصدیقات کے ساتھ فتاویٰ جاری فرمایا۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) مولانا آل رسول پیر نہیں مسخرۂ شیطان ہے۔

(۲) مولانا آل رسول خواہ اپنے کو پیر کہے یا مفتی یا کچھ اور سخت فاسق وفاجر، مستحق غضب قہار ہے۔

(۳) مولانا آل رسول سے مرید ہونا جائز نہیں اور اسے مقتدیٰ بنانا حرام ہے

(۴) مولانا آل رسول کو دینی کاموں میں صدر یا سر پرست بنانا جائز نہیں۔

(۵) مولانا آل رسول سے فتویٰ لینا جائز نہیں۔

(۶) مولانا آل رسول کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی تو

پھیرنی واجب۔

(۷) مولانا آل رسول سے جولوگ مرید ہو چکے ہیں ان کی بیعت توڑ دیں وہ پھر سے کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہوں۔

(۸) پیر ہو یا عالم یا کوئی اور، جوان اجنبی عورت بلکہ خوبصورت بڑھیا کے ساتھ بھی خلوت میں ملنا جلنا ہاتھ پاؤں دبوانا حرام وگناہ ہے۔ایسا کرنے والا مولانا آل رسول شرعاً فاسق ہے۔

(۹) مولانا آل رسول کا اجنبی عورتوں سے تنہائی میں باتیں کر کے نفس کوخوش کرنا شرعاحرام اور شیطانی کام ہے۔

(۱۰) مولانا آل رسول سے میلاد پڑھوانا اور اسے چوکی یا ممبر پر بیٹھنا ممنوع ہے۔

(۱۱) مسلمانوں پر لازم ہے کہ مولانا آل رسول کو اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت سے روک دیں۔

(۱۲) مولانا آل رسول پر لازم ہے کہ فوراً خلوت بازی چھوڑ دے، علانیہ توبہ کر کے اصلاح کرے ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مولانا آل رسول کا بائیکاٹ کریں۔

۷۸۶/۹۲

مولانا آل رسول بھدرکی سے متعلق استفتا و فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ

میرے علاقے میں ایک عالم صاحب ہیں جو خود کو سید کہتے ہیں اور بقلم خود مفتی بھی ہیں بیعت و ارشاد اور پیری مریدی بھی خوب کرتے ہیں۔ پیر صاحب موصوف جب اپنے حلقۂ ارادت میں ہوتے ہیں تو تنہائی میں عورتوں سے ملتے ہیں، دست بوسی، قدم بوسی تو کرتی ہی ہیں مزید ان عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں اور جسم کی خدمت کراتے ہیں۔ جب کہ ان عورتوں میں نوعمر اور جوان سبھی طرح کی عورتیں ہوتی ہیں۔ تنہائی کی اس عیش کوش گھڑی میں پیر صاحب موصوف سے ملاقات پر سخت پابندی ہوتی ہے۔ کوئی نامحرم دم نہیں مار سکتا۔

ہر علاقے میں کچھ مخصوص قیام گاہ ہیں جہاں موصوف قیام پذیر ہوتے ہیں۔ ان قیام گاہوں میں جب تنہائی میں عورتوں کے ساتھ ہوتے ہیں بغیر پیشگی اطلاع کے کسی مرد کا داخلہ سخت ممنوع ہوتا ہے۔

پیر صاحب موصوف کے متعلق یہ باتیں اور ان کی یہ حرکتیں تقریباً تواتر کی حد تک مشہور ہو چکی ہیں۔ جناب متعدد عورتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ، دست درازی، حتیٰ کہ زنا تک کے مرتکب بتائے جاتے ہیں اور یہ سارے

واقعات متاثرہ افراد نے ازخود اس علاقے کے کئی سنی عالموں، دانشمندوں اور ذمہ دار سنی لوگوں کے سامنے زبانی طور پر بیان کیا اور تحریری طور پر لکھ کر بھی دیا ہے۔ جب ان واقعات و معاملات کو لیکر ذمہ داروں نے یا کسی نے بھی ان سے گفتگو کرنی یا تحریک چلانی چاہی یا ان کو متنبہ کرنے کا ارادہ کیا تو پیر صاحب موصوف اپنے کچھ خاص معتقدین کے ساتھ بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ "یہ سب میرے خلاف گمراہ اور بد عقیدہ لوگوں کی سازش ہے، اگر میرے خلاف کوئی شرعی ثبوت ہو تو پیش کرو"

جب کہ موصوف کی ان حرکتوں کی وجہ سے علاقہ میں سخت اختلاف و انتشار اور بے چینی ہے اور علاقے کا سنجیدہ و تعلیم یافتہ طبقہ سنیت اور علمائے اہل سنت سے بیزار اور بدظنی کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ خود آنجناب کے بہت سے مریدین بیعت توڑ توڑ کر دوسرے پیروں سے بیعت ہو رہے ہیں۔ حالات کی اس ستم ظریفی کے پس منظر میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) کیا کسی عالم یا پیر کیلئے خلوت میں عورتوں سے ملنا جلنا یا ان سے ہاتھ پاؤں دبوانا شرعاً درست ہے؟ خواہ وہ عورتیں ان کی مریدہ، منہ بولی بہن یا منہ بولی بیٹی وغیرہ ہی کیوں نہ ہوں؟

(۲) کیا موصوف کی بدکرداری اور بدچلنی کے درجنوں واقعات جو زبان زد خاص و عام اور تواتر کی حد تک مشہور ہیں اس پر کوئی شرعی حکم نافذ ہوگا یا

نہیں؟ یا شرعی ثبوت کے نام پر موصوف کو ہر طرح کی کھلی چھوٹ حاصل رہیگی؟

(۳) کیا شرعی ثبوت کا نام لیکر سارے واقعات اور تمام انتشار و اضطراب نیز متاثرہ افراد کے بیانات اور تحریریں یکسر نظرانداز کردی جائیں؟ خواہ سنیت ذبح ہی کیوں نہ ہو جائے اور علمائے اہل سنت نیز صحیح و جامع شرائط پیروں کا سب اعتماد خاک میں کیوں نہ مل جائے؟

(۴) موصوف کا اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کیلئے اہل سنت علماء اور ذمہ دار معتمد افراد کو گمراہ اور بدعقیدہ بتانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

(۵) علاقہ کے وہ ذمہ دار معتمد افراد اور علماء جو ان واقعات کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں یا کررہے ہیں ان کیلئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(۶) کیا ان حالات کے باوجود ایسے پیر سے مرید ہونا درست ہے؟ ان کو مقتدا بنانا، دینی اسٹیج کا صدر یا سرپرست بنانا، انکو اپنے جلسوں میں بلانا، ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے فتویٰ لینا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟

(۷) جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں ان کیلئے شرعاً کیا حکم ہے؟

بینوا توجروا

المستفتی : (مولانا حافظ وقاری) محمد رجب علی حبیبی

بیر سنگھ پور گول گرام، ضلع پچھم مدنا پور مغربی بنگال

۸۶/۹۱ے

الجواب : استفتاء میں جس پیر کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو یہ پیر نہیں مسخرۂ شیطان ہے۔ یہ شخص خواہ اپنے کو عالم کہے یا مفتی یا کچھ اور، سخت فاسق وفاجر، مستحق غضب قہار ہے۔اس سے مرید ہونا جائز نہیں، اسے مقتدا بنانا حرام، ہر وہ دینی کام جس میں اس کو صدر یا سرپرست بنانے سے لوگوں کا فتنے میں پڑنا مظنون ہو جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی تو پھیرنی واجب، غنیۃ میں ہے لو قدموا فاسقاً یأثمون بناءً علیٰ ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم ، درمختار میں ہے کل صلوٰۃٍ ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، اس سے فتویٰ لینا جائز نہیں، جولوگ اس سے مرید ہو چکے ہیں ان کی بیعت صحیح نہیں وہ پھر سے کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہوں۔ پیر ہو یا عالم یا کوئی اور، جوان اجنبی عورت بلکہ خوبصورت بڑھیا کے ساتھ بھی خلوت میں ملنا جلنا ہاتھ پاؤں دبوانا حرام وگناہ ہے، ایسا کرنے والا شرعاً فاسق ہے۔خواہ وہ اجنبیات مریدہ ہوں یا کوئی اور، جوان اجنبی عورت کا اپنے پیر کے سامنے بھی چہرہ کھولنا شرعاً ممنوع ہے درمختار میں ہے ”تمنع المرأة الشابة من کشف الوجه بین رجال لخوف الفتنته“ فتاویٰ رضویہ میں ہے (عورتوں) سے پاؤں دبوانا اس سے تنہائی میں باتیں کرکے نفس خوش کرنا

صریح حرام اور شیطانی کام ہے (صفحہ ۱۳۸ جلد ۹) جب بقول مستفتی موصوف کی بد چلنی کے درجنوں واقعات زبان زد خاص و عام ہیں اور تواتر کی حد تک مشہور ہیں اگر شہرت صحیح ہو تو اس کے فاسق و فاجر ہونے میں کیا کلام۔ اسے دینی کاموں میں مقتدیٰ بنانا اور پیر بنانا سخت منع و ناجائز ہے فتاویٰ رضویہ میں ہے ''جس شخص کی نسبت معروف و مشہور ہے کہ معاذ اللہ وہ حرام کار ہے اس سے میلاد شریف پڑھوانا، اور اسے چوکی یا ممبر پر بٹھانا منع ہے کما فی تبیین الحقائق و فتح الله المعین و غیر هما فی تقدیمه تعظیمهٗ و قد وجب علیهم اهانتهٗ شرعاً مگر شہرت صحیح ہو نہ جھوٹی بے معنیٰ تہمت'' صفحہ ۲۲۸ جلد ۹۔ اگر چہ بدکاری کے لئے ثبوت شرعی ضروری ہے مگر اس کی شہرت بھی کسی شرعی منصب سے مانع ہے، نیز فسق و فجور بدکاری پر موقوف نہیں ہے بلکہ اس کے دواعی بھی موجب فسق ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

استکتبهٗ آل مصطفےٰ مصباحی

خادم تدریس و افتاء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔ مئو۔ یوپی

۳/ ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیر ضیاء المصطفےٰ قادری غفرلہٗ

۱۴/ ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی

الجواب (۱) عالم، پیر، یہاںتک کہ جاہل مسلمان کو بھی اجنبی عورتوں کیساتھ خلوت میں رہنا، ان سے ملنا جلنا، ان سے ہاتھ پاؤں دبوانا سب ناجائز وگناہ ہے خواہ وہ اجنبی عورتیں مریدہ، بہن، یا کسی اور عنوان سے جانی جاتی ہوں اپنی بیوی اور محرمات کے سوا تمام عورتیں اجنبی ہیں۔ ان عورتوں پر بھی واجب ہے کہ کسی اجنبی کیساتھ خلوت میں نہ رہیں اور مرد پر بھی واجب ہے کہ خلوت نہ اختیار کرے درمختار کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے۔ا لّاالاخت رضاعاً و الصھرة الشابة ۔و فی الشرنبلانية معزياً للجوهرة : و لا يكلم الاجنبية الّا عجوزاً عطست او سلّمت فيشمتها لا يردّ السلام عليها ، و الّا لا ۔(أی و الّا تكنُ عجوزاً بل شابة لا يشمتها ،و لا يردّ السلام بلسانه۔ شامی۔)

ردالمحتار میں ہے:(قولہ:اِلّا الاخت رضاعاً)قال فی القنية و فی استحسان القاضی الصدر الشهيد :و ينبغی للاخ من الرضاع ان لا يخلو باخته من الرضاع ، لانّ الغالب هناك الوقوع فی الجماع الخ و افاد العلامة البيری : انّ "ينبغی" معناه:الوجوب هنا ۔(قولهٗ :و الصهرة الشابة)قال فی القنية : ماتت عن زوج و امّ فلهما ان يسكنافی دار واحدة اذا لم يخافا الفتنة ،و ان كانت الصهرة شابة فللجيران ان

یمنعوها منه اذ اخافوا عیلهما الفتنة الخ...... والعلة تفید انّ الحکم کذالك فی بنتها و نحوها کما لا یخفیٰ الخ (رد المحتار ص ۵۳۰ جلد ۹ فصل" فی النظرو المسّ)

غور فرمایئے رضاعی بہن اور ساس محرمات سے ہیں ان سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے مگر فقہا نے صاف صاف فرمایا کہ رضاعی بہن کیساتھ رضاعی بھائی کواور جوان ساس کیساتھ داماد کوخلوت جائز نہیں، اوراس سے بچنا واجب ہے حتیٰ کہ پڑوسیوں کو حکم ہے کہ فتنہ کے اندیشہ کی صورت میں انکو خلوت میں رہنے سے روک دیں۔ ایسی محرمات کیساتھ فتنہ کا صرف احتمال ہے، ثبوت کوئی نہیں ہے پھر بھی خلوت ناجائز قرار پائی تو مریدہ وغیرہا جو محرمات سے نہ ہوں انکے ساتھ خلوت بدرجۂ اولیٰ حرام وگناہ ہے اور فتنہ کا احتمال یہاں محرمات کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے اس لئے پیراور مریدہ سب پر واجب ولازم ہے کہ خلوت میں یکجا ہونے سے لازمی طور پر بچیں اور خدا کے عذاب سے ڈریں واللہ تعالیٰ اعلم

اگر یہ واقعہ ہے کہ پیر کی بدچلنی کے درجنوں واقعات زبان زد خاص وعام اور مشہور ہیں تو آبادی کے مسلمانوں پر لازم ہیکہ انکو خلوت سے روک دیں قنیہ کی یہ عبارت ابھی گذری فللجیران ان یمنعوها منه۔

درمختار میں ھے :فرع : من عادته شراء المردان یجبر علیٰ

بیعہٖ دفعاً للفساد۔ نہر وغیرہ

ردالمحتار میں ہے: عبارۃُ النہر عن المحیط : الفاسق المسلم اذا اشتریٰ عبداً امرد، و کان من عادتہٖ اتباع المرد اُجبر علیٰ بیعہٖ دفعاً للفساد الخ و عن ھذا افتی المولیٰ ابوالسعود بانہ لاتسمع دعواہ علیٰ امرد وبہ افتی الخیر الرملی والمصنف ایضاً (ص۲۱٦ ج ٤ باب المتفرقات نعمانیہ) اگر عام وخاص کو یہ معلوم ہے کہ پیر مذکور اجنبی عورت کے ساتھ خلوت گزیں ہوتا ہے تو ممانعت وحرمت کے لئے بس اسی قدر کافی ہے الگ سے کسی اور ثبوت کی حاجت نہیں زنا کے ثبوت شرعی کی حاجت تو حد قائم کرنے کے لئے ہے یہاں نہ حد کا حکم ہے نہ کسی کو اس کا اختیار۔ درج بالا مسائل اس پر خوب دلالت کرتے ہیں یہ پیر صاحب کو خوب معلوم ہوگا کہ زنا کے لئے چار عینی گواہوں کی گواہی ضروری ہے اس کے باوجود فقہا فرماتے ہیں کہ مرد نے کسی عورت سے یہ سمجھ کر شادی کی کہ وہ کنواری ہے اور وہ نکلی موطوءَ اس کی وجہ اس نے شوہر کو یہ بتائی کہ شوہر کے والد نے اس کے ساتھ وطی کی ہے اگر شوہر اس کی تصدیق کرے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائیگی اور یہ عورت اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائیگی تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد خامس صفحہ ۲۳۳ رضا اکیڈمی کا مطالعہ کریں۔ یہاں کوئی ثبوت نہیں صرف ایک

عورت کا الزام ہے اور اس کے شوہر کی تصدیق پھر بھی حکم حرمت ثابت ہے اس پیر پر لازم ہے کہ فوراً یہ خلوت بازی چھوڑ دے علانیہ توبہ کر کے اصلاح حال کرے ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کر دیں ایسے شخص سے بیعت ہونا جائز نہیں اگر وہ اپنی ناجائز خلوت سے باز آ کر تائب نہ ہو تو جو لوگ بیعت ہو چکے انہیں چاہئے کہ اس سے اپنی بیعت فسخ کر کے دوسرے صالح جامع شرائط پیر سے بیعت ہوں فتاویٰ افریقہ میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ و الرضوان نے پیر کے لئے چار شرطیں لازمی قرار دی ہیں ان میں آخری شرط کا ذکر ان الفاظ میں ہے "فاسق معلن نہ ہو۔ اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل۔ تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارۂ فاسق ہے فی تقدیمه للامامة تعظیمهٗ و قد وجب علیهم اهانتهٗ شرعاً" (صفحہ ۱۴۸) اور فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ میں ہے اگر پیر میں ان چار باتوں سے کوئی بات کم ہے تو وہ پیر نہیں کوئی اور پیر کہ جو ان چار باتوں کا جامع ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرے" (صفحہ ۲۱۸ جلد ۱۲) واللہ تعالیٰ اعلم اور فتاویٰ رضویہ مترجم میں ہے اگر ان (چاروں) میں سے ایک بات بھی کم ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی اجازت نہیں" (صفحہ ۶۰۳ جلد ۲۱)

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد نظام الدین الرضوی

خادم الافتادار العلوم اشرفیہ مبارکفور

۶/ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ ۷/۱/۲۰۰۵ء

مولانا آل رسول مقتدر علماء و مفتیان کرام کے فتاویٰ کا احترام کرتے ہوئے فوراً توبہ کر کے اصلاح حال کی کوشش کرنے کی بجائے مکروفریب کا سہارا لیکر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو بہکانے کی کوشش میں لگ گئے اور فتاویٰ پر جونوٹ لگا کر عبارت لکھی گئی تھی کہ ''یہ استفتاء مولانا آل رسول بھدرکی سے متعلق ہے'' اسے بدل دیا اور یہ لکھ دیا کہ'' یہ استفتاء مولانا رضوان الھدیٰ عرف راجہ بابو سے متعلق ہے''۔مولانا آل رسول کی اس مکاری کو عوام نے جب سمجھ لیا تو آل رسول بھدرکی نے بڑی ہوشیاری وچالاکی کے ساتھ پینترا بدلتے ہوئے یہ ''کھلا چیلنج'' شائع کروایا کہ

''اگر مخالفین و معاندین کے اندر دم خم ہے تو فتوی دینے والے مفتیان کرام کو بلوا کر یہ کہلوادیں کہ یہ فتاویٰ مولانا آل رسول کے خلاف ہیں اور فتاویٰ کے سارے احکام مولانا آل رسول پر لاگو ہیں تو وہ مفتیان کرام کے سارے اخراجات اس کے علاوہ منہ مانگا انعام پیش کریں گے''

بالآخر عوام اہل سنت کے دباؤ اور مولانا آل رسول کی ضد اور اصرار پر ایک مشترکہ معاہدہ کے تحت مورخہ ۱۹/جولائی ۲۰۰۶ء کو جماعت اہل

سنت کے پانچ مقتدر و مستند علماء و مفتیان کرام پر مشتمل ایک فیصل بورڈ قائم کیا گیا۔فیصل بورڈ قائم ہوجانے کے بعد جب مقررہ پانچوں مستند علما و مفتیان کرام کی تاریخیں مل گئیں تو بطور اتمام حجت ہمدرد قوم وملت جناب محمد اقبال صاحب خضر پور کلکتہ اور جناب رفیق احمد حبیبی بہادر پور (رکن میڈیٹر کمیٹی) نے اپنے اپنے طور پر مولانا آل رسول بھدرکی کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ مولانا رجب علی اور مولانا آل رسول کے قضیئے کے شرعی فیصلے کیلئے فیصل بورڈ کے حکم حضرات پہلے کلکتہ پہونچیں گے پھر یہاں سے مجلس قضا کیلئے بہادر پور تشریف لیجائیں گے۔ کیوں نہ مولانا آل رسول کلکتہ ہی میں ان علما و مفتیان کرام (حکم حضرات) کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی غلطیوں کا اعتراف کر کے شرعی توبہ کرلیں تو مجلس قضا کے انعقاد کی ضرورت ہی نہ پیش آئے اور یہ ساری کاروائی کلکتہ میں چند معتمد افراد کی موجودگی میں پوری ہوجائے تاکہ مولانا آل رسول کی بچی کھچی عزت باقی رہجائے لیکن اس پر مولانا آل رسول نے بڑے ہی متکبرانہ انداز اور سخت لب و لہجے میں اس مخلصانہ مشورہ اور نیک تجویز کو مکمل طور پر مسترد کردیا۔

بالآخر ۲۸ رجولائی کو صبح فیصل بورڈ کے پانچوں علماء و مفتیان کرام کلکتہ تشریف لے آئے اور بعد جمعہ بہادر پور کیلئے روانہ ہوگئے۔ بہادر پور پہونچ کر فیصل بورڈ کے صدر محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب نے مدعی و مدعا علیہ سے ایک مشترکہ اقرار نامہ لکھ کر فیصل بورڈ کے حوالے کرنے کو کہا۔ چنانچہ ۲۹ رجولائی ۲۰۰۶ء کو بعد فجر مجلس قضا کی کاروائی

شروع ہونے سے پہلے فریقین نے ایک اقرار نامہ اپنے اپنے دستخط سے فیصل بورڈ کے حوالے کیا۔اقرار نامہ کا مضمون یہ ہے۔

اقرار نامہ (مابین مدعی ومدعیٰ علیہ)

ہم مدعی محمد رجب علی حبیبی ابن جناب شیخ عبدالمجید مرحوم ومدعیٰ علیہ آل رسول حبیبی ابن مفتی عبدالقدوس مرحوم۔

(۱) اقرار کرتے ہیں کہ شریعت مطہرہ سب پر حجت ہے اور شریعت مطہرہ پر کوئی حجت نہیں۔

(۲) ہم مدعی ومدعیٰ علیہ مندرجہ ذیل مستند علماء ومفتیان کرام کا احترام کرتے ہیں اور اس مسئلہ نزاعی کے حل کیلئے ''شرعی حکم'' تسلیم کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ ان کے ذریعہ جو بھی شرعی فیصلہ صادر فرمایا جائے گا اسے ہم مدعی ومدعیٰ علیہ بلاچوں وچرا تسلیم اور اس پر عمل پیرا ہوں گے۔

(۳) ہم مدعی ومدعیٰ علیہ میں سے جو بھی ان مستند علماء ومفتیان کرام کے فیصلے کو ماننے سے انکار کرے، اسے عوام شریعت مطہرہ کا نافرمان وفاسق سمجھے اور اسکا شدید مقاطعہ (بائیکاٹ) کرے، اس میں کوئی عذر واعتراض نہ ہوگا۔

(۴) فیصلہ کے بعد ہم دونوں فریق یا ہمارے معتقدین فیصل مفتیان کرام کے خلاف کوئی بدزبانی نہیں کریں گے۔نہ تحریراً نہ تقریراً۔اور اگر کوئی گمنام پمفلٹ شائع ہو تو جس کی طرف سے شائع ہوا ہو اسکو بیان حلفی کے ساتھ اس سے بیزاری کی تحریر دینی ہوگی۔

(دستخط محمد رجب علی حبیبی)　　　　(دستخط آل رسول حبیبی)

اسمائے گرامی علماء ومفتیان کرام (شرعی حکم)

(۱) ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری

بانی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔

(۲) فقیہہ العصر حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی مضطرؔ

قاضی ادارہ شرعیہ ریاست کرناٹک، بنگلور۔

(۳) فقیہہ النفس حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی

صدر شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۴) عمدۃ الفقہاء حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحیؔ

صدر شعبۂ افتاء جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی۔

(۵) بقیۃ السلف حضرت مولانا عبدالمبین نعمانیؔ قادری

بانی دار العلوم قادریہ چریا کوٹ مئو (یو۔ پی)

شرعی عدالت کے قیام کی تاریخ جوں جوں قریب آتی گئی مولانا آل رسول کی یہ کوشش تیز تر ہوتی گئی کہ کسی طرح علاقہ کے لوگوں کو آپس میں لڑا بھڑا کر فتنہ وفساد پیدا کر دیا جائے تا کہ شرعی عدالت کے قیام کی نوبت ہی نہ آئے۔ لیکن میڈیٹر حضرات کے تدبر اور انکی دینی فراست کی وجہ سے انکے سارے حربے ناکام ہوگئے۔ پھر جب ۲۹ر جولائی کو موضع بہادر پور میں مجلس قضاء یعنی شرعی عدالت کی نشست شروع ہوئی اس دن بھی انہوں نے طرح طرح کے اپنے ہتھکنڈے استعمال کرنے کی کوشش کی جس سے شرعی عدالت

کی کاروائی شروع ہونے سے پہلے ہی ہنگامہ اور انتشار کی نذر ہوجائے اور آنجناب خود کو فاتح قرار دے سکیں۔ لیکن پھر میڈیٹروں کی نیک کوشش اور انکی سوجھ بوجھ سے مولانا آل رسول کو شکست فاش کا منھ دیکھنا پڑا۔

سنیچر، اتوار، سوموار مورخہ ۲۹/۳۰/۳۱/ جولائی ۲۰۰۶ء فیصل بورڈ یعنی ''شرعی عدالت'' کی نشست بمقام موضع بہادر پور، پوسٹ گولگرام ضلع پچھم مدناپور منعقد ہوئی۔ منعقدہ شرعی عدالت کی کاروائی تین نشستوں میں مکمل ہوئی۔ مدعی مولانا محمد رجب علی حبیبی نے اپنے دعویٰ کی تفصیل اور اس کے ثبوت میں گواہی اور شہادتیں پیش کیں، اور مدعیٰ علیہ مولانا آل رسول نے اپنا اور اپنے حامیوں کا بیان صفائی پیش کیا۔ مجلس قضاء میں میڈیٹروں کے علاوہ مدعی و مدعیٰ علیہ کی طرف سے ۲۰/۲۰/ لوگ بطور حمایتی موجود تھے۔ مدعی کی طرف سے مذکورہ تاریخ کو مجلس قضا میں شدید بارش کے باوجود لگ بھگ ۷۰/ گواہ جس میں مرد و عورت سبھی تھے حاضر ہوئے، مگر وقت کی شدید قلت کیوجہ سے فیصل بورڈ نے ان میں سے اکثر و معتد بہ افراد کی ہی گواہی لی اور ان کے بیانات قلمبند کئے اور شریعت کی روشنی میں اصول قضاء کے مطابق ان سے سخت جرح وقدح کی۔ مجلس قضا میں پیش ہوئے گواہوں کے بیانات اور مولانا آل رسول اور ان کے وکیل کے بیان صفائی اور خود ان کے اقرار سے مجلس قضا میں موجود سبھی حاضرین کو بخوبی اندازہ ہوگیا تھا کہ مولانا آل رسول بھدر کی یقیناً مجرم ثابت ہونگے اسی وجہ سے میڈیٹروں نے فیصل بورڈ کے علماء و مفتیان کرام سے گذارش کی کہ اگر فیصلہ بہادر پور میں سنایا گیا تو مجلس

قضا کے باہر تقریباً آٹھ دس ہزار لوگوں کا مجمع مولانا آل رسول بھدرکی پر ٹوٹ پڑے گا پھر حالات کو سنبھالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائیگا لہٰذا فیصلہ کلکتہ میں سنایا جائے۔ فیصل بورڈ نے میڈیٹروں کی گذارش مان لی اور سبھی علماء ومفتیان کرام کلکتہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ مؤرخہ ۳۱/ جولائی ۲۰۰۶ء کو فیصل بورڈ کے ان پانچوں علماء ومفتیان کرام کا قافلہ ظہر کے وقت حاجی قاسم صاحب (ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ) کے مکان پر پہونچا پھر ضروریات سے فراغت کے بعد یہ حضرات نماز، کھانا وقیلولہ کر کے فیصلے کی ترتیب وتدوین میں مصروف ہو گئے۔ بعد نماز عصر صدر فیصل بورڈ حضرت محدث کبیر نے مدعی مولانا رجب علی مدعا علیہ مولانا آل رسول اور میڈیٹروں کے نمائندہ جناب ذوالفقار علی حبیبی کو فون کیا اور رات نو بجے ٹکیہ پاڑہ پہونچنے کا حکم صادر فرمایا۔ کاروائی مکمل ہونے کے بعد فیصل بورڈ (شرعی عدالت) کے پانچوں مستند علماء ومفتیان کرام نے مکمل غور وخوض کے بعد اپنا فیصلہ صادر فرمایا، جس پر فیصل بورڈ کے پانچوں علماء ومفتیان کرام نے اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ فیصل بورڈ کے صدر محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ نے فیصل بورڈ کے سبھی علماء ومفتیان کرام کی موجودگی میں فیصلہ کی کاپی مدعیٰ علیہ مولانا آل رسول و نمائندہ مدعی مولانا مرشد علی قادری ونمائندہ میڈیٹر کمیٹی جناب ذوالفقار علی حبیبی ''جولو'' کو دی، اور درج ذیل فیصلہ پڑھ کر سنایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

مولانا رجب علی فریق اول اور مولانا آل رسول فریق دوم کے مابین نزاعی امور کے تعلق سے فریق اول کے دلائل وشواہد کو اور فریق دوم کے بیان صفائی پر پورے طور سے غور وخوض کرنے کے بعد فیصل بورڈ یہ فیصلہ صادر کرتا ہے کہ مولانا رجب علی حبیبی کے استفتاء میں جو سات سوالات پر مشتمل ہے۔ کا جوجواب دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی سے حضرت محدث کبیر اور حضرت بحر العلوم کی تصدیق کے ساتھ جاری ہوا ہے وہ پورے طور پر مولانا آل رسول پر نافذ ہے۔ لہذا فریقین کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ان فتاویٰ کے مطابق عمل کریں۔ تفصیلی فیصلہ فیصل بورڈ کی طرف سے جلد ہی جاری کردیا جائیگا انشاءاللہ تعالیٰ۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

(دستخط) فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ صدر فیصل بورڈ

(دستخط) فقیر محمد مطیع الرحمٰن رضوی غفرلہ

(دستخط) محمد نظام الدین رضوی

(دستخط) آل مصطفےٰ مصباحی

(دستخط) محمد عبد المبین نعمانی قادری

۴؍رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۳۱؍جولائی ۲۰۰۶ء

فیصلہ سنتے ہی مولانا آل رسول آپے سے باہر ہو گئے اور فیصل علماء و مفتیان کرام کی موجودگی کی پرواہ کئے بغیر اپنی ''اصلیت'' کا بدترین مظاہرہ

کرتے ہوئے مولانا مرشد علی قادری کو گالی دینے لگے اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ کسی خالص غنڈہ وموالی کی طرح آستین سمیٹتے ہوئے مولانا مرشد علی قادری کی طرف مارنے کیلئے لپکے، لیکن موقع پر موجود افراد نے روک تھام کیا ورنہ صورت حال مزید سنگین ہوسکتی تھی۔ حضرت محدث کبیر، حضرت مفتی نظام الدین رضوی، حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی و حضرت مولانا عبد المبین نعمانی صاحبان کی ٹرین کا وقت ہو چکا تھا اس لئے یہ سبھی حضرات اسٹیشن کیلئے روانہ ہوگئے۔ ابھی یہ حضرات راستے ہی میں تھے کہ فون پر معلوم ہوا کہ فیصلہ کی وہ کاپی جسے صدر فیصل بورڈ نے سبھی مفتیان کرام کی موجودگی میں آل رسول کو دیا تھا اس کاپی کو انہوں نے حضرت مفتی مطیع الرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے واپس کردیا کہ ''یہ مکمل فیصلہ نہیں ہے'' حالانکہ فیصلے میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اور جامعہ امجدیہ گھوسی سے جو فتویٰ جاری ہوا ہے وہ پورے طور پر مولانا آل رسول پر نافذ ہے۔ لہٰذا فریقین کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ان فتاویٰ کے مطابق عمل کریں۔ تفصیلی فیصلہ فیصل بورڈ کی طرف سے جلد ہی جاری کردیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

واضح رہے کہ مولانا آل رسول بھدرکی کی طرف سے شائع شدہ ''کھلا چیلنج'' کے مطابق اس فیصلے کے اجمالی یا تفصیلی ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مولانا آل رسول کا مطالبہ تھا کہ ''فتویٰ دینے والے مفتیان کرام کو بلوا کر یہ کہلوادیں یہ فتاویٰ مولانا آل رسول کے خلاف ہیں اور فتویٰ کے سارے احکام مولانا آل رسول پر لاگو ہیں تو وہ مفتیان کرام کے سارے

اخراجات اوراس کے علاوہ منھ مانگا انعام پیش کریں گے''۔

اوراس فیصلے سے یہ روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ یہ فتاویٰ پورے طور پر مولانا آل رسول پر نافذ ہیں۔تو بجائے حکم شرع کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لایعنی اعتراض اور لغو وفضول باتیں کرنے لگے۔ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ فیصلہ کو دل سے تسلیم کرتے ہوئے اپنے کالے کرتوتوں پر نادم ہوتے اور شرعی طور پر علانیہ توبہ کرکے اصلاح حال کی کوشش میں جٹ جاتے اور اپنے وعدہ واقرار کے مطابق میڈیٹر کمیٹی کے لوگوں سے مفتیان کرام کو مدعو کرنے سے لیکر ان کی روانگی تک کے سارے اخراجات معلوم کرکے وہ رقم ان کے حوالے کردیتے اور انعام کی منھ مانگی رقم مولانا رجب علی کے حوالے کردینے کا حوصلہ دکھاتے۔لیکن انہوں نے ایسانہیں کیا،اب وہ خود یہ بتائیں کہ اپنے پسندیدہ لفظ''وہ یقیناً حرامی ہوگا''کے مصداق بنے یانہیں؟ افسوس کی بات ہے کہ مولانا آل رسول اب تک اپنے ہی وضع کردہ پیمانے کے مطابق خودکو''حلالی'' ثابت کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔

مورخہ ۳۱/جولائی ۲۰۰۶ء کوفیصل بورڈ کے ذریعہ فیصلہ صادر فرمانے کے باوجود تادم تحریر مولانا آل رسول بھدرکی کوشرعی طریقے پر توبہ کرکے اصلاح حال کرنے کی توفیق نہیں ہوئی یہ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی اور مولانا کی جھوٹی انانیت نہیں تو اور کیا ہے؟ جب کہ خود مولانا آل رسول نے تحریر دیکر اقرار کیا تھا کہ ان مستند علماء ومفتیان کرام کے ذریعہ جو بھی شرعی حکم صادر کیا جائیگا وہ اس کو بلا چوں وچرا تسلیم کرلیں گے اور جو بھی ان مستند علماء و

مفتیان کرام کے فیصلے کو ماننے سے انکار کرے، اسے عوام شریعت مطہرہ کا نافرمان و فاسق سمجھے اور اسکا شدید مقاطعہ (بائیکاٹ) کرے، اس میں کوئی عذر واعتراض نہ ہوگا۔

پھر اس کے بعد مولانا آل رسول، ان کے بعض اہل خاندان اور حامیوں کی طرف سے تفصیلی فیصلہ کو رکوانے کے سلسلے میں جو عیاری، مکاری اور چالبازی شروع ہوئی اس کی داستان تو اتنی طویل ہے کہ اس کیلئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ اجمالاً یوں سمجھیں کہ ''اجمالی فیصلہ'' مؤرخہ ۳۱ر جولائی ۲۰۰۶ء کو جاری ہوا اور ''تفصیلی فیصلہ'' ۶ر ستمبر ۲۰۰۶ء مطابق ۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ کو جاری ہوا۔ تقریباً ایک ماہ سے زائد کا وقفہ مولانا آل رسول کو ملا۔ اس درمیان بجائے اپنے جرم کا اعتراف کر کے اپنے گناہوں پر نادم ہو کر شرعی طریقے پر علانیہ توبہ کر کے اپنے افعال قبیحہ و عادات خبیثہ سے باز رہنے کا پکا عہد کرنے کے ساتھ اصلاح حال کی کوشش کرتے جناب والا اپنی تخریبی ذہنیت اور شیطانی فطرت کے مطابق نت نئی فریب کاریوں میں جٹ گئے اور اپنے ساتھ اپنے چمچوں، کفگیروں اور عقل کے اندھوں کو بھی اس ''مشن خاص'' میں لگا دیا۔

اس مشن کی تکمیل کیلئے سب سے پہلا ہدف بنایا بھولی بھالی سنی عوام کو! اور انہیں گمراہ کرنے اور فیصلے کے سلسلے میں ان کے ذہنوں کو مشکوک کرنے کیلئے مختلف طریقوں سے جھوٹے پروپیگنڈے شروع کر دیئے۔ اور جنہوں نے مجلس قضا میں مولانا آل رسول کے خلاف گواہیاں دی تھیں انہیں

مقدمہ میں پھنسانے اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دینی شروع کردیں حد تو یہ ہے کہ مولانا آل رسول نے اپنے چمچوں کے ذریعہ فیصل بورڈ میں شامل علماء ومفتیان کرام کو ٹیلیفون پر گندی گندی گالیاں دلوائیں اور ان کے ساتھ بد تمیزیاں کروائیں اور ان حضرات کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانے یہاں تک کہ انہیں قتل کردینے کی دھمکیاں تک دی گئیں۔ لیکن ''مجرم آل رسول'' شاید یہ بھول گئے کہ علماء اہل سنت اپنی دینی وشرعی ذمہ داریوں کو پورا کرنا خوب اچھی طرح جانتے ہیں اور ان گیدڑ بھبکیوں سے قطعاً خائف ہونے والے نہیں ہیں۔ بالآخر مورخہ ۶/ستمبر کو جب تفصیلی فیصلہ پانچوں علماء ومفتیان کرام نے اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ جاری فرمادیا تو مولانا آل رسول کے بدخصلت ساتھی اور زرخرید غلام تشدد، مارپیٹ وگالی گلوج پر اتر آئے۔ لیکن پانسکوڑہ و اطراف کے تمام عوام اہل سنت نے شرعی فیصلے کا احترام کرتے ہوئے مولانا آل رسول کا مکمل بائیکاٹ کردیا۔ اور منظم طریقے سے قانونی کاروائی کرکے پولیس وانتظامیہ کو فیصلے کی کاپیاں بھیج دیں نتیجتاً مولانا آل رسول کی طرح ان کے بدخصلت وبدکردار ساتھی پولیس کی پکڑ کے خوف سے چوروں کی طرح بھاگتے پھر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ تفصیلی فیصلہ آنے کے بعد مولانا آل رسول کے پیروں کے نیچے سے زمین سرک چکی ہے۔ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ حکم شرع پر عمل کرتے ہوئے تمام دینی مناصب سے خود کو الگ کرلیں اور علانیہ توبہ کرکے اصلاح حال کی کوشش میں سچے دل سے جٹ جائیں تا کہ

کم از کم خدا کی بارگاہ میں منھ دکھانے کے لائق تو رہیں۔

دعاء ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مولانا آل رسول اور تمام مسلمانوں کو حق قبول کرنے اور شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین! بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

شرعی فیصلہ

بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا آل رسول

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔........... حامداً و مصلیا و مسلّما

۲؍رجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۹؍جولائی ۲۰۰۶ء بروز شنبہ بعد فجر بمقام مدرسہ مجاہد ملت، بہادر پور، پوسٹ گول گرام، تھانہ ڈیبرا، ضلع پچھّم مدنا پور (بنگال) ہم پانچ افراد (مفتی) ضیاء المصطفیٰ قادری، بانی و مہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی ضلع مئو، یوپی۔...... (مفتی) محمد نظام الدین رضوی، صدر شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی...... (مفتی) محمد مطیع الرحمٰن رضوی چیف قاضی ادارۂ شرعیہ، ریاست کرناٹک، بنگلور...... (مولانا) محمد عبدالمبین نعمانی قادری، مہتمم دار العلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو۔

یوپی (مفتی) آل مصطفیٰ مصباحی، مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو، یوپی۔ پر مشتمل فیصل بورڈ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا، جس کی سماعت اور فیصلہ کے لیے بہادر پور و بیر سنگھ پور، کے چند صلح پسند حضرات اور فریقین نے بالاتفاق اس فیصل بورڈ کو مدعو کیا ہے۔ مقدمے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مدعی: مولانا حافظ رجب علی بن جناب عبدالمجید مرحوم، ساکن بیر سنگھ پور، پوسٹ گول گرام، تھانہ۔ ڈیبرا ضلع پچھّم مدنا پور (مغربی بنگال) استاذ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم، بھدوہی۔ (یو، پی)

مدعیٰ علیہ: مولانا آلِ رسول حبیبی بن مولانا عبدالقدوس حبیبی مرحوم ساکن مرزاپور ضلع بھدرک (اڑیسہ) صدر مدرس وصدر انتظامیہ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ، پرانا بازار ضلع پورب مدناپور (بنگال)

دعویٰ: فسق وفجور، بداخلاقی وبدکرداری۔

تفصیل دعویٰ

(۱) تنہائی میں نامحرم عورتوں سے ملنا۔ (۲) نامحرم عورتوں کا دست بوسی اور قدم بوسی کرنا۔ (۳) نامحرم عورتوں سے ہاتھ، پاؤں دبوانا۔ (۴) جسمانی خدمت کرانا۔ (۵) نامحرم عورتوں سے تنہائی کے وقت دوسروں سے ملاقات پر پابندی لگانا۔ (۶) ان حرکتوں کا تقریباً تواتر کے ساتھ مشہور ہونا (۷) نامحرم عورتوں سے چھیڑ چھاڑ اور دست درازی کرنا۔ (۸) زنا کے مرتکب بتائے جاتے ہیں

(۹) ان بدحرکتوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو گمراہ اور بد عقیدہ کہنا، بہ ایں طور کہ یہ سب میرے خلاف گمراہ اور بدعقیدہ لوگوں کی سازش ہے۔

تعیین دعویٰ

مولانا محمد رجب علی حبیبی، بیر سنگھ پور، گول گرام، ضلع پچھم مدنا پور، (مغربی بنگال) نے اوائل ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ مطابق اوائل جنوری ۲۰۰۶ء میں سات سوالات پر مشتمل ایک استفتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے دار الافتاء میں پیش کیا جس میں سائل نے اپنے علاقہ کے ایک پیر صاحب کی طرف تفصیلِ دعویٰ میں درج افعال قبیحہ منسوب کرکے ان کے شرعی احکام دریافت کئے تھے، البتہ پیر صاحب کا نام انھوں نے استفتا میں کہیں ظاہر نہیں کیا تھا۔

سائل نے جب دونوں دار الافتاؤں کے فتاویٰ شائع کئے تو استفتاء کے نیچے یہ نوٹ بھی لکھ دیا۔

''یہ استفتاء مولانا آل رسول بھدر کی سے متعلق ہے''

اس کے جواب میں مولانا آل رسول کی طرف سے ''فتویٰ بازی کرنے والوں کو کھلا چیلنج'' کے عنوان سے ایک اشتہار شائع ہوا جس میں یہ صراحت ہے کہ:

''معاندین وحاسدین فرضی کہانیاں گڑھ کے اپنے من سے

استفتا کر کے مفتیانِ کرام سے فتاوی حاصل کر لیے اور نوٹ میں لگا دیا کہ ''یہ استفتا مولانا آل رسول بھدرکی سے متعلق ہے''۔ پھر اس کو یہ کہہ کر پھیلایا کہ بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب اعظمی محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ وغیرہ نے آلِ رسول کے خلاف یہ فتویٰ دیا ہے، یہ سفید جھوٹ اور مفتیان کرام پر غلط الزام ہے۔ اور یہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے کیونکہ مفتیان کرام نے تو زید وعمرو کے نام سے سوال پر فتاویٰ صادر کئے ہیں۔ نوٹ میں آل رسول کا نام لکھ دینے سے کیا وہ فتویٰ آل رسول کے خلاف ہو جائے گا؟'' (کھلا چیلنج ص:۱)

''اسی طرح کا ایک ہینڈ بل اراکین انجمن فیض اولیا دَروَا (Darwa)، کانتھی نے شائع کیا کہ:

''فتویٰ دہندہ مفتیان کرام کو کانتھی (Kanthi) یا کسی بھی سرزمین پر بُلوا کر یہ کہلوا دیں کہ ہمارے فتاویٰ مفتی سید آل رسول حبیبی کے خلاف ہیں تو ہم مفتی صاحبان کے سارے اخراجات، اس کے علاوہ بائیس ہزار کا نقد انعام پیش کریں گے، ورنہ جو اس حقیقت کو جان لینے کے بعد اس قسم کے پرچار میں حصہ لے گا، پروپیگنڈہ کرے گا وہ یقیناً حرامی ہوگا''۔

(کھلا چیلنج ص:۱-۲)

یہ چیلنج عہدیدارانِ مدرسہ قادریہ کی طرف سے شائع ہوا ہے

جس پر مولانا آلِ رسول نے اپنے قلم سے یہ لکھا ہے:
''میں اس سے متفق ہوں''۔ پھر اس کے نیچے اپنا قلمی دستخط مع تاریخ ثبت کیا ہے۔

اس کے جواب میں مولانا محمد رجب علی حبیبی کی طرف سے یہ اشتہار شائع ہوا:

''میں نے جو استفتا مولانا آلِ رسول بھدرکی سے متعلق کیا ہے وہ مولانا موصوف پر لگائے گئے اُن الزامات کی کھوج بین کر اور ان الزامات کو صحیح مانتے ہوئے اکابر علمائے اہل سنت سے فتویٰ حاصل کیا ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فتویٰ ان سے متعلق نہیں ہے اور موصوف ان الزامات سے پاک وصاف ہیں تو انہیں چاہئے کہ مدعیٰ علیہ کی حیثیت سے اپنی صفائی دیں اور اکابر علمائے اہل سنت ومفتیان کرام کی بارگاہ میں پیش ہوکر ان الزامات کی تردید کریں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے''۔

(مولانا آل رسول مکاری چھوڑ دیں، ص:۲)

اس کے بعد ۱۹/جون ۲۰۰۶ء کو چند اصلاح پسند افراد نے فریقین کی ایک ''مشاورتی بیٹھک'' طلب کی۔ جس میں بالاتفاق یہ طے ہوا کہ حتمی فیصلہ کے لیے مستند علمائے کرام کو ایک مقررہ تاریخ میں تشریف آوری کی زحمت دی جائے۔ اور یہ بھی باتفاق رائے طے پایا کہ: فتویٰ دہندگان چار مفتیان کرام میں سے کم از کم تین

مفتیان کرام کولانے کی ذمہ داری مولانا رجب علی کی ہوگی۔

خود مولانا آلِ رسول نے اپنی ایک تحریر میں یہ لکھا ہے کہ:

''فتویٰ دہندہ تمام مفتیان کرام کو بُلوانے کی تمام تر ذمہ داری حافظ رجب کی رہے گی کہ دعویٰ اور احکام انھوں نے ہی شائع کیے ہیں''۔ (لیٹر پیڈ مدرسہ قادریہ، مع دستخط گواہان)

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ:

(۱) مولانا محمد رجب علی کے استفتا میں جس پیر کے افعالِ قبیحہ بیان کیے گئے ہیں اس سے مولانا رجب علی کی مراد مولانا آلِ رسول بھدرکی ہیں۔

(۲) دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اور جامعہ امجدیہ رضویہ کے فتاویٰ میں جو احکام مذکور ہیں وہ مولانا آل رسول سے متعلق ہیں۔

(۳) فتویٰ دینے والے مفتیان کرام کو اسی لیے مدعو کیا گیا کہ وہ تحقیق کر کے یہ حتمی فیصلہ صادر کر دیں کہ ان کے فتاویٰ کس پیر پر نافذ ہوتے ہیں۔

جواب دھی

اس لیے فیصل بورڈ نے استفتا میں درج الزامات اور دعووں کے بارے میں مولانا آلِ رسول حبیبی سے دریافت کیا کہ آپ ان سب کا اقرار کرتے ہیں۔ یا انکار، یا بعض کا اقرار اور بعض کا انکار تو انھوں نے کھڑے ہو کر سارے الزامات کا انکار کیا، اور الزام نمبر ۲

کے بارے میں یہ کہا:

ا۔ ''عورتوں سے قدم بوسی قصداً نہیں کراتا''۔

مزید کہا کہ :

۲۔ ''چھیڑ چھاڑ' دست درازی حتی کہ زنا تک کے مرتکب بتائے جاتے ہیں'' مرتکب بتائے جانے کی بات تو مدعی جانے، باقی باتوں سے انکار ہے۔

شہادتیں

مولانا آل رسول کی بدکرداری یعنی تنہائی میں عورتوں سے ملنے، ان سے جسمانی خدمت لینے، ہاتھ، پاؤں دبوانے اور عورتوں کے جسم کے مختلف حصوں کو چھونے اور بوسہ لینے سے متعلق متعدد واقعات سے متعلق کئی گواہیاں گزریں۔

واقعہ (۱) مولانا زاہد حسین نورانی بن شیخ انیس الدین ساکن بردرتھانہ ایگرا، ضلع پورب مدناپور، سابق امام مسجد بیت القدوس بھدرک، نے اپنی بیوی کے بیان پر شہادت دی کہ مولانا آل رسول نے ان کی بیوی کو اپنے کمرے میں بلایا جب کہ وہ تنہا تھی، اور اس کے سر سے دوپٹہ کھینچا اور کہا کہ مجھ سے محبت کرو، ایک بار اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور ہونٹ چوسے۔

واضح ہو کہ مولانا زاہد کو اس مسجد میں مولانا آل رسول نے ہی رکھا تھا اور یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ مولانا آل رسول کے مکان میں

نیچے رہتے تھے اور کھانا بھی انہیں کے گھر سے آتا تھا۔ یہ سب کچھ مولانا زاہد نے اپنی شہادت میں بیان کیا۔

واقعہ (۲) مولانا محمد ظہیر الدین میر برکاتی بن میر نعمت علی امجدی، سنواڑ اڑیسہ نے ڈاکٹر ظہیر الدین سے سن کر یہ گواہی دی کہ ان کے بڑے بھائی کی بیوی کو مولانا آل رسول نے اپنی منہ بولی بیٹی بنایا، بے پردہ اس سے بات کرتے اور اس سے پاؤں دبواتے ہیں۔

واقعہ (۳) غازیہ بیگم والدہ پروفیسر مفیض الاسلام، پانسکوڑہ نے یہ گواہی دی کہ ایک باورچن، جو پہلے مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ کا کھانا پکاتی تھی، اس نے مجھ سے اپنا یہ واقعہ بتایا کہ مولانا آل رسول کے اُس کمرے سے جو میرے (غازیہ بیگم) مکان کی اوپری منزل پر تھا وہ ہانپتی، کانپتی ڈھائی سال کا بچہ گود میں لیے اتری اور بولی کہ میری گود میں بچہ ہے ورنہ آج میرا سب کچھ لٹ جاتا، آج مجھے سید آل رسول نے تعویذ لینے کے لیے بلایا تھا اور اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں مٹھائی ڈال دی اور پیچھے سے دبوچ لیا۔ اور اپنی انگلی سے میری دونوں آنکھوں میں سرمہ لگا دیا۔

واقعہ (۴) (الف) غازیہ بیگم ہی نے یہ شہادت بھی دی کہ اس باورچن سے پہلے جب شبراتن مدرسہ کا کھانا پکانے پر مامور تھی تو وہ بار بار مولانا کے کمرے میں آتی جاتی، میں نے

شبراتن کو بارہا منع کیا پھر مولانا آل رسول کو یہ کہہ دیا گیا کہ آپ گھر کو خالی کردیں۔

(ب) پروفیسر مفیض الاسلام نے شہادت دی کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ جب مولانا آل رسول کی فیملی نہ ہوتی تو شبراتن ان کے کمرے میں جایا کرتی اور جب ان کی فیملی آجاتی تو اس کا جانا بند ہوجاتا۔ میں نے اسی بنیاد پر مسجد کا متولی ہونے کی حیثیت سے مولانا آل رسول کو نماز پڑھانے سے روک دیا اور کہا کہ کوئی اور نماز پڑھائے۔

واقعہ (۵) (حاجی) محمد جہانگیر نظامی بن انگور علی، موضع بسنتیا، تھانہ کانتھی اور (مولانا) محمد عزیز الرحمٰن بن محمد معصوم علی شاہ جیبی نے زبید علی ولد انگور علی موضع بسنتیا، تھانہ کانتھی، کی بیوی سے سن کر یہ گواہی دی کہ:

مولانا آل رسول نے اس کے سینے پر دم کرنے کے بہانے ہاتھ پھیرا۔

واقعہ(٦) (الف) رضاء العلی خاں، ولد ابوالحسن علی

ساکن بیتولیہ (Betulia) تھانہ مارِشدا (Marishda) کانتھی ضلع مدناپور، بنگال

(ب) ظہیر الدین خاں ولد شیخ مالو علی خاں، " " " "

(جؔ) شیخ مجیب الرحمٰن ولد شیخ مالو علی خاں ،،

،، ،، ،،

(د) شیخ عابد، ولد شیخ افسر ،،

،، ،، ،، ،،

(ہ) شیخ ابُو ل ولد شیخ کالو ،،

،، ،، ،، ،،

(و) ذبیح اللہ انصاری ولد شیخ شفیع اللہ مرحوم ساکن اَڑیا فتح پور

،، ،، ،، ،،

(ز) مولانا محمد ادریس عالم ولد مرحوم ساحل علی، ساکن اَڑیا (Aria) فتح پور ،، ،،

(ح) شیخ خادم الدین ولد شیخ سمیر الدین مرحوم مقام و پوسٹ کالِندی تھانہ رام نگر ضلع پور بامدنا پور

ان آٹھوں افراد نے شہادت دی کہ جمیرہ بی بی زوجہ عمر فاروق ساکن بیتولیا کا نتھی نامی عورت نے ان سے کہا کہ :

''مولانا آل رسول نے اس کو پکڑ کر بوسہ لیا اور بدن دبوچا'' ......

اس پر بیان صفائی میں مولانا آل رسول نے کہا کہ جمیرہ بی بی کو بلا کر پوچھ لیا جائے وہ اس واقعہ کا انکار کرتی ہے۔

مگر چوں کہ جمیرہ بی بی کا بیان متعدد گواہوں سے ثابت ہے اس لیے جمیرہ بی بی آکر انکار بھی کر دیتی تو اس کا سابقہ بیان اس سے

مسترد نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لیے جمیرہ بی بی کا بیان لینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

واقعہ (۷) مولانا محمد محسن خاں قدوسی ابن عبدالرحیم خاں قدوسی (مولانا آل رسول کے والد مرحوم کے مرید) ساکن بہادر پور، گول گرام ضلع مدناپور نے تحریر دی جس میں بلفظ گواہی یہ ہے کہ ''جن دنوں میں رائے پور، شاہ پور رضا مسجد کا امام تھا اس علاقے کے دینی جلسوں میں جب مولانا آل رسول مدرس مدرسہ قادریہ آتے تھے تو کبھی کبھی میری قیام گاہ جو جناب شاہ جہاں صاحب حبیبی کے گھر کی دوسری منزل پر تھی اس میں آکر قیام کرتے تھے ایک بار کا واقعہ یوں ہے کہ میری قیام گاہ میں مولانا آل رسول صاحب رات کو آئے تو اس وقت میں اپنی قیام گاہ میں نہیں تھا دیر سے قیام گاہ کے لیے جب پہونچا تو جناب شاہ جہاں حبیبی نے مجھے بتایا کہ آپ کے کمرہ میں مولانا آل رسول صاحب اور آپ کی بھابھی (زوجۂ شاہ جہاں) موجود ہیں دونوں بھائی بہن میں کچھ ضروری بات ہورہی ہے آپ تو جانتے ہیں کہ وہ دیوبندی علاقہ کی لڑکی ہے لہذا اس کو سمجھارہے ہیں اس درمیان شاہ جہاں سے بات چیت کرتے ہوئے تقریباً ۱۰ منٹ گزرے تھے کہ شاہ جہاں کی بیوی میری قیام گاہ سے نکلی جس میں مولانا آل رسول موجود تھے، میں نے بچشم خود دیکھا کہ شاہ جہاں کی بیوی کمرہ سے نکل کر نیچے چلی گئی، اس کے تھوڑی دیر بعد مولانا آل رسول بھی اس کمرہ سے نکلے، کمرہ سے نکل کر صابن لے کر سیدھے باتھ روم چلے گئے''۔

اب تک جتنے واقعات پر شہادتیں گزریں، ان

میں بقدر نصاب آنکھوں دیکھے کسی واقعہ یا مولانا آل رسول کے اقرار کی شہادت نہیں ہے، اس لیے ان شہادتوں سے مولانا آل رسول کا مذکورہ بالا بدعملیوں سے متصف اور ان بدکرداریوں کا مرتکب ہونا اگرچہ ثابت نہیں ہوتا، مگر ایک ہی نوعیت کی پے در پے کثیر تہمتوں کی وجہ سے ان کے ارتکاب کا ظن ضرور ہوجاتا ہے جو باعث تعزیر ہے۔

تقریرات رافعی جلد:٦ ص:٤٨ میں ہے:

ما كان من التعزير من حقوقه تعالىٰ لا يتوقف على الدعوىٰ ولا على الثبوت بل اذا اخبر القاضى عدلٌ بذلك عزره .

درمختار میں ہے:

وللقاضى تعزير المتهم و ان لم يثبت عليه ، ملخصا.

ردالمحتار میں ہے:

قوله وان لم يثبت ، اى ما اتهم به اما نفس التهمة ! اى كونه من اهلها فلابد من ثبوتها كما علمت . (ج:٦،ص:١٢٧)

فتاوی رضویہ ج:٣، ص: ٢١٢ میں امام احمد رضا

فرماتے ہیں: قاضی محض تہمت وحصول ظن پر تعزیر دے سکتا ہے۔ بحر ونہر ودر مختار وغیرہا میں ہے۔ للقاضی تعزیر المتهم و ان لم یثبت علیه.

علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں:

لو كان المتهم مشهوراً بالفساد فيكفى فيه علم القاضى كما افاده كلام الشارح و فى رسالة "دده آفندى" فى السياسة عن الحافظ ابن قيم الجوزية الحنبلى: ماعلمت احدا من ائمة المسلمين يقول ان هذا المدعى عليه بهذه الدعوى و ما اشبهها يحلف و يرسل بلا حبس و ليس تحليفه و ارساله مذهبا لاحد من الائمة الاربعة ولاغيرهم، و لو حلفنا كل واحد منهم واطلقناه مع العلم باشتهاره بالفساد فى الارض و كثرة سرقاته و قلنا لانا خذه الابشاهدى عدل كان مخالفا للسياسة الشرعية و من ظن ان الشرع تحليفه و ارساله فقد غلط غلطاً فاحشا' لنصوص رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاجماع

الامة ، ولاجل هذا الغلط الفاحش تجرء
الولاة على مخالفة الشرع ، وتوهموا ان
السياسة الشرعية قاصرة عن سياسة الخلق و
مصلحة الامة، فتعدوا حدود الله تعالیٰ و
خرجوا من الشرع الى انواع من الظلم
والبدع فی السیاسة علی وجه لا یجوز ،
وتمامه فیها (شامی ج:٦،ص:١٢٦)

واقعہ (۸) الف۔ مولانا محمد الیاس بن مرحوم شیخ فقیر الدین ساکن جگن ناتھ پور تھانہ ڈیبرا، ضلع مغربی مدنا پور۔

ب۔ مولانا عبد الغفور بن عبد الرحمٰن مرحوم، ساکن کریم اللہ چک، تھانہ پٹاس پور، ضلع پورب مدنا پور۔

ج۔ ڈاکٹر محمد سرفراز حبیبی بن محمد عابد خاں حبیبی، ساکن ۳۴ تالتلہ لین کلکتہ۔

د۔ محمد وقار ایڈوکیٹ بن محمد الیاس، ساکن، خضر پور کلکتہ نمبر ۲۳۔

ان چاروں افراد نے باری باری یہ شہادت دی کہ خضر پور کلکتہ کی رہنے والی شمع نامی غیر شادی شدہ جوان لڑکی نے ان لوگوں کے سامنے یہ اقرار کیا کہ: ''مولانا آل رسول اس کے شوہر ہیں، میرا ان کا، میاں

بیوی کا تعلق ہے، وہ ایک بار پانچ دن میرے پاس رہے"۔ البتہ جب اس سے مولانا محمد الیاس نے پوچھا کہ نکاح کب ہوا؟ تو اس نے کہا: آٹھ، نو سال پہلے ہوا تھا" مولانا عبدالغفور کے اسی سوال کے جواب میں کہا: معلوم نہیں، کچھ پڑھایا تھا۔

۳/رجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۳۰/جولائی ۲۰۰۶ء کو جب مولانا آل رسول کو صفائی کا موقع دیا گیا تو انھوں نے یہ اعتراف کیا کہ :

"جلسے والے میرے قیام کا انتظام شمع کے گھر کیا کرتے تھے اور وہ چار، پانچ دفعہ رات میں اس کے گھر قیام کر چکے ہیں۔ اس نے مجھ سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی، بالمشافہہ زبانی بھی اور فون پر بھی، ایک دفعہ اس کی بہن نے بھی فون کر کے کہا کہ وہ آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ مولانا آل رسول نے کہا: میں نے اپنے مرید حاجی یٰسں صاحب اور حاجی سلیم نائب صدر مدرسہ قادریہ، پانسکوڑہ سے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ اسے رفع دفع کرا دیجئے تو اس پر وہ دونوں حضرات مولانا ذاکر حسین مصباحی استاذ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ کے ہمراہ شمع کے یہاں کلکتہ گئے، اب

وہاں کی تفصیل مولانا ذاکر بتائیں گے"۔

اس پر مولانا ذاکر حسین نے اپنی شہادت میں کہا

کہ :

"ایک روز شمع ایک اور لڑکی کے ساتھ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ آدھمکی اور زور زور سے پوچھنے لگی آل رسول صاحب کہاں ہیں، اس وقت مولانا آل رسول صاحب مدرسہ میں موجود نہ تھے، اس لیے میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ شمع نے جواب دیا مولانا آل رسول نے مجھ سے شادی کی ہے میں ان کی بیوی ہوں۔ میرا ان کا، میاں بیوی کا تعلق ہو چکا ہے۔ پہلے فون کرتے تھے اب فون بھی نہیں کرتے اور آتے بھی نہیں .... جب سید صاحب آئے تو میں نے ان سے یہ باتیں بتائیں۔ پھر اسی بنا پر مولانا آل رسول صاحب نے مجھے اور حاجی یٰسین صاحب اور سلیم صاحب کو کلکتہ شمع کے پاس بھیجا، جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو شمع نے کہا کہ میرا نکاح سید صاحب کے ساتھ ہو چکا ہے اور ہم لوگوں کا میاں بیوی جیسا تعلق بھی ہوا ہے اور میں ان کی بیوی ہوں۔ یہ سوال کرنے پر کہ کیا شمع کو ڈرایا گیا؟ تو کہا۔ کہ ہاں۔ حاجی یٰسین صاحب اور حاجی سلیم صاحب نے زور دے کر کہا کہ اب آئندہ اس طرح کی بات نہیں ہونی چاہیے پھر ہم لوگ واپس آگئے۔

وہاں سے واپسی کے بعد ایک بار شمع نے فون پر بتایا کہ سید آل رسول صاحب کے ساتھ نکاح تو نہیں ہوا ہے، صرف نکاح کا وعدہ ہوا ہے۔

مولانا آل رسول نے مولانا ذاکر حسین کا پورا بیان قریب سے بغور سنا مگر اس میں سے کچھ کا بھی انکار نہیں کیا۔

نیز مولانا آل رسول نے اپنے بیانِ صفائی میں یہ بھی اعتراف کیا کہ

وہ رات میں تقریباً ۸ر بجے تک اس کے گھر پہونچ جاتے اور پھر بارہ، ایک، ڈیڑھ، دو بجے تک وہاں رہ کر جلسے میں جاتے جلسہ کے بعد ساڑے تین بجے پھر آتے اور چار بجے تک جب گاڑیاں چلنے لگتیں وہاں سے روانہ ہو جاتے۔

اس سوال پر کہ شمع کے والد اور بھائی ہیں یا نہیں؟

مولانا آل رسول نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ چار، پانچ دفعہ وہاں جانے کا اتفاق ہوا مگر شمع کے والد، بھائی، بہن کوئی میرے سامنے نہیں آیا۔

مولانا آل رسول نے یہ بھی اعتراف کیا کہ :

ایک مرتبہ کے بعد جب میں پھر شمع کے یہاں گیا تو اس کی ماں نے مجھ سے کہا کہ آپ شمع کو سمجھا دیں کہ وہ شادی کر لے، وہ شادی کے لیے تیار نہیں ہے۔ تو میں نے شمع سے کہا کہ تم شادی کیوں نہیں کرتی؟ شادی کر لینی چاہئے، شادی سنت ہے وغیرہ۔ تو اس نے کہا

کہ میں آپ سے شادی کروں گی۔

مولانا آل رسول سے یہ پوچھنے پر کہ...... کیا جلسہ کے علاوہ بھی کبھی شمع کے گھر گئے ہیں؟ جواب دیا۔ ہاں، ایک بار میرا گزر اُدھر سے ہوا تو میں شمع کے گھر خیریت پوچھنے کے لیے چلا گیا۔ مگر دروازے پر معلوم ہوا کہ گھر میں کوئی نہیں ہے۔ یہ بات ایک آدمی سے معلوم ہوئی جس کا نام نہیں جانتا۔ پھر میں واپس آ گیا۔

مولانا ذاکر نے یہ بھی بتایا کہ: وہ مکان صرف ایک کمرے کا ہے اور سائڈ میں ایک گلی سی ہے۔ اور مولانا آل رسول نے بھی ایک بار یہی کہا کہ وہ مکان ایک کمرہ کا ہے، پھر بعد میں کہا کہ اور بھی کمرے ہوں گے۔ اخیر میں جب مولانا آل رسول سے یہ سوال ہوا کہ:

جب پہلے ہی جلسے کے دوران قیام آپ کو علم ہو گیا تھا کہ اس گھر میں کوئی مرد۔ باپ، بھائی ...... نہیں رہتا تو کیا ایک عالم دین ہونے کی حیثیت سے آپ کی یہ ذمہ داری نہ تھی کہ آپ ان کو ہدایت کر دیتے کہ آئندہ میرے قیام کا انتظام وہاں نہ کرنا۔

اس کے جواب میں انھوں نے کہا کہ:

بوبی مجھے وہاں ٹھہراتا تھا اور بوبی شمع کا بھانجہ ہے یہ نہیں معلوم کہ وہ حقیقی بھانجہ ہے یا خالہ زاد۔ اس موقع پر بوبی کا بیان لینے کی حاجت پیش آئی تو مولانا آل رسول نے کہا کہ وہ چلا گیا۔

مولانا آل رسول کے اپنے اقرار سے اس کا تہمت کی جگہ بار بار جانا اور شمع نامی خضر پور کی رہنے والی اس جوان غیر شادی شدہ عورت کے ساتھ خلوت میں رہنا ثابت ہو جاتا ہے جس کے بعد قرائن تو قرائن، کسی شہادت کی بھی ضرورت نہیں رہ جاتی ہے بلکہ اس صورت میں شہادت ہو بھی تو فیصلہ اقرار کی بنیاد پر ہوتا ہے، شہادت کی بنیاد پر نہیں۔

فتاوی رضویہ ج:۷، ص:۲۹۵ میں ہے:
علما تصریح فرماتے ہیں کہ

اگر بعد اقامت بینہ مدعا علیہ نے اقرار کر دیا تو اس پر ڈگری بوجہ اقرار ہوگی، نہ کہ بوجہ بینہ، فی رد المحتار عن البحر الرائق لو اقر بعد البینة یقضی به لابها.

پھر بھی مولانا الیاس، مولانا عبد الغفور، ڈاکٹر سرفراز احمد اور ایڈوکیٹ محمد وقار کی شمع کے بیان پر شہادت

سے تائید ہوتی ہے اور مولانا آل رسول کے پیش کردہ وکیل صفائی مولانا ذاکر حسین مصباحی استاذ مدرسہ قادریہ پانسکوڑھ کے بیان سے تائید مزید۔

واقعہ (۹) الف۔ مولانا محمد الیاس رضا نورانی بن شیخ فقیر الدین، ساکن جگن ناتھ پور، تھانہ ڈیبرا ضلع پچھم مدنا پور سابق مدرس مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ (بنگال) نے گواہی دی کہ:

مجھے اور مولانا صادق رضوی کو بازار جاتے ہوئے معلوم ہوا کہ مولانا آل رسول صاحب یہاں شاہ پور میں شاہجہاں حبیبی ابن حاجی ولی محمد مرحوم کے گھر آئے ہیں تو ہم دونوں ملاقات کے لیے شاہ جہاں کے گھر پہونچے شاہ جہاں بھائی نے کہا کہ ابھی آپ کی بھابھی (شاہ جہاں کی بیوی) کی سید (آل رسول) صاحب سے باتیں ہورہی ہیں، کچھ دیر رک جائیں، بعد میں انھوں نے ملاقات کے لیے اوپر اندر جانے کی اجازت دی، ہم لوگ گئے تو شاہ جہاں کی بیوی اور مولانا سید آل رسول صاحب ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بات کررہے تھے۔

ب۔ مولانا محمد صادق علی رضوی بن محمد حنیف

حبیبی، ساتشمال، تھانہ پٹاس پور ضلع پورب مدنا پور سابق مدرس مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ نے بھی اپنی گواہی میں اسی طرح کا بیان دیا۔ نیز یہ بتایا کہ: باہر آ کر میں نے شاہ جہاں بھائی سے کہا کہ آپ باہر رہتے ہیں اور بیوی اندر؟ یہ اچھا نہیں ہے۔ کبھی فتنہ ہو سکتا ہے۔

اس پر مولانا آل رسول نے اپنے بیان صفائی میں کہا کہ مولانا صادق سے میری ذاتی دشمنی ہے۔

جب مولانا آل رسول سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو بتایا کہ مولانا صادق مدرسہ قادریہ سے نکالے گئے ہیں اس پر یہ جرح ہوئی کہ یہ دشمنی نہیں، ہاں دشمنی کی وجہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ بھی صرف ایک احتمال ہے، کوئی دلیل نہیں ہے۔

مولانا آل رسول نے دشمنی کے ثبوت میں اپنے مدرسہ کے دو ملازمین۔ مولانا غلام محی الدین، مدرس مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ اور حبیب الرحمٰن باورچی مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ۔ کو پیش کیا۔ ان دونوں نے یہ بیان دیا کہ:

مولانا صادق نے مولانا آل رسول کے تعلق سے ہم سے یہ کہا کہ میری اُن سے دینی دشمنی نہیں ہے۔ ذاتی دشمنی

ہے۔

لیکن صفائی کے یہ دونوں گواہ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ ۔جو مولانا آل رسول کی صدارت میں چلتا ہے اس کے ملازم ہیں اس لیے ان کا بیان مولانا آل رسول کی تائید میں نامقبول ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:أما الأجیر الوحد: وھو الذی استاجرہ میاومة أو مشاھرة أو مُسانَهَةً بأجرة معلومة لاتقبل استحسانا . کذافی الخلاصة.

(عالمگیری ص:۴۷۰، ج:۳)

جن کی گواہیاں نامقبول ہوتی ہیں ـــــ درمختار میں انہیں شمار کرتے ہوئے فرمایا:والأجیر الخاص لمستأجرہ مسانھة أو مشاھرة أو الخادم أو التابع أو التلمیذ الخاص الذی یعد ضرر أستاذہ ضرر نفسه و نفعه نفع نفسه .

(درمختار ج:۴،ص:۴۲۳)

چنانچہ مولانا غلام محی الدین کی طرف سے مولانا آل رسول کی کھلی طرف داری کا واضح مظاہرہ بھی سامنے آچکا ہے کہ جب جامع مسجد قاضی بستی، محلّہ ہری پور دروا

کانتھی میں مقررہ امام کے ہوتے ہوئے مولانا آل رسول کی تقریر کرانے اور امامت سے متعلق ہنگامہ ہوا تو اس میں مولانا غلام محی الدین نے مولانا آل رسول کی حمایت میں ناحق حصہ لیا اور اپنے چچیا سسر ناصر الدین حبیبی کو مارا پیٹا اور ایذا دی۔ جس پر متعدد گواہیاں گزریں۔

مولانا آل رسول نے اپنے بیان صفائی میں یہ بھی کہا کہ شاہ جہاں سے گواہی لی جائے، شاہ جہاں نے کھڑے ہوکر کہا کہ مولانا الیاس رضا نورانی اور مولانا محمد صادق رضوی ایک ساتھ میرے گھر کبھی نہیں آئے اور یہ دونوں اوپر میرے کمرے میں نہیں گئے۔

لیکن شاہ جہاں کی یہ گواہی کئی وجوہ سے ناقابل قبول ہے ایک تو یہ کہ یہ نفی پر شہادت ہے۔ جو عندالشرع مقبول نہیں۔

درمختار میں ہے:قیل لـهٗ: إن لم احجّ العامَ فانتَ حرٌّ ۔ ثم قال: حججتُ ۔ وأنكرَ العبدُ و أتىٰ بِشاهدين فشهدا بِنحرِهٖ لأضحيته بكوفة، لم تقبل لقيامها على نفى الحج(لأن المقصود منها نفى الحج، لا اثبات التضحية ۔ شامى)

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: حاصله أنه لا يفصل في النفي بين أن يحيط علم الشاهد فتقبل الشهادة به أولا، فلا، بل لا تقبل على النفي مطلقاً۔ (کتاب الایمان، ص:۶۴۵، ج:۵)۔ ونحوہ فی کتاب الشھادہ من ردالمحتار ص:۲۱۴، ج:۸

بہارشریعت میں ہے:

''نفی کی گواہی نہیں ہوتی، یعنی مثلاً یہ گواہی دی کہ اس نے بیع نہیں کی ہے یا اقرار نہیں کیا ہے، ایسی چیزوں کو گواہوں سے نہیں ثابت کر سکتے۔ نفی صورۃً ہو یا معنیً دونوں کا ایک حکم ہے۔ مثلاً وہ نہیں تھا۔ یا۔ غائب تھا۔ کہ دونوں کا حاصل ایک ہے، گواہ کو یقینی طور پر نفی کا علم ہو یا نہ ہو بہرحال گواہی نہیں دے سکتا۔ مثلاً گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید نے عمرو کے ہاتھ یہ چیز بیع کی ہے۔ اب یہ گواہی نہیں دی جا سکتی کہ زید تو وہاں تھا ہی نہیں''۔

(بہارشریعت ص:۱۱۱ حصہ دوازدہم)

اس لیے مولانا الیاس رضا نورانی اور مولانا محمد صادق علی رضوی دونوں کی گواہی مقبول ہے، اور جب گواہی مقبول ہے تو نصاب شہادت پورا اور مولانا آل رسول کا شاہ جہاں کی بیوی کے ساتھ تنہائی میں ہونا

اوراس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے رہنا ثابت ہوجاتا ہے

واقعہ (۱۰) مولانا عبدالغفور اور مولانا محمد صادق علی رضوی استاذ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ (وقت تحمل شہادت) نے متفقہ طور پر اپنی گواہیوں میں کہا کہ:

مولانا آل رسول کا نجب الحق ابن نورالحق ساکن سانڈ پور موڑوتلہ ضلع مدنا پور کے یہاں آنا جانا تھا ایک دن نجب الحق غمگین اور غصہ میں بھرے ہوئے آئے اور ہمارے سامنے مولانا آل رسول سے کہا کہ مولانا آپ نے میری بیوی کے ساتھ ناجائز حرکت کیوں کی؟ تو مولانا آل رسول نے نجب الحق کا پاؤں پکڑ کر روتے ہوئے ان سے معافی مانگی اور کہا کہ یہ پہلی غلطی ہے معاف کردیجئے۔ نجب الحق نے سنیت کی حفاظت کے ناطے معاف کردیا۔

مولانا آل رسول نے بیان صفائی میں کہا کہ:

گواہوں کے بیان میں ہے کہ یہ بات کئی سال پہلے کی ہے۔ اب تک وہ لوگ خاموش کیوں تھے؟۔

مگر مولانا آل رسول کا یہ بیان صفائی کئی وجوہ سے قابل قبول نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو علم ہوا وہ خاموش نہیں بیٹھے، نکیر کی اور جو لوگ اس کے خلاف آواز

اٹھا سکتے تھے ان سے شکایت کی جیسا کہ گواہوں کے بیان میں صراحت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا آل رسول نے نجب الحق سے معافی مانگی۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے تحقیق واقعہ کیا اور یہی وجہ ہے کہ خازن مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ پروفیسر مفیض الاسلام نے مدرسہ کی میٹنگ میں نجب الحق کی بیوی والے اس قضیہ کو اٹھانا چاہا تو مولانا آل رسول نے اسے آئندہ میٹنگ کے لیے ملتوی کردیا۔ مگر دو ماہ بعد جب میٹنگ ہوئی تو اس میں پروفیسر مفیض الاسلام کو شریک نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ مولانا عبد الغفور کی شہادت میں ہے۔.......... مولانا عبد الغفور کی شہادت میں یہ بھی ہے کہ دوسری میٹنگ میں مظہر ربانی (کلکتہ) نے کہا کہ اس واقعہ کو یہیں دبا دیجئے مگر بات کچھ کچھ مشتہر ہو چکی تھی اس لیے کمیٹی والوں نے مجھ پر دباؤ ڈال کر مولانا آل رسول کی صفائی کے تعلق سے تحریر لینی چاہی۔ چنانچہ مولانا آل رسول نے مظہر ربانی سے ایک مضمون صفائی کا لکھوایا، پھر مضمون مجھے دیا گیا کہ اسے نقل کر کے اس پر دستخط کروں میں نے انکار کیا تو کھڑک پور کے شہزاد ممبر مدرسہ قادریہ نے یہ دھمکی دی کہ اگر صفائی کی تحریر نہیں دی اور کہیں کچھ

بولے تو یہاں سے نکلنے نہیں دیں گے، مار ڈالیں گے اور مجھے بھی ظن غالب ہوگیا کہ وہ ایسا کر ڈالیں گے کیونکہ کھڑک پور کے لوگ اکثر مار کر غائب کر دیتے ہیں۔ یہی خطرہ مجھے اپنے بارے میں ہوا۔

مولانا عبدالغفور نے چونکہ یہ شہادت شہزاد کھڑک پوری کے سامنے دی۔ اس لیے فیصل بورڈ نے اسے جواب دہی کا موقعہ دیا تو شہزاد نے کھڑے ہوکر مولانا عبدالغفور کی شہادت کی تصدیق کر دی۔

مظہر ربانی (کلکتہ) سے سوال ہوا کہ۔ کیا آپ نے واقعہ کو دبانے کے لیے کہا؟ تو انھوں نے بھی اس کا اعتراف کیا۔

یہاں سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ مُنکر شرعی کا علم ہونے کے بعد امر بالمعروف و نھی عن المنکر کی کوشش ہوئی مگر طاقت کے بل بوتے اسے دبا دیا گیا۔

مولانا آل رسول نے اپنے بیان صفائی میں یہ بھی کہا کہ مولانا عبدالغفور اور مولانا صادق میرے دنیوی دشمن ہیں، مگر جیسا کہ پہلے گزر چکا، مولانا صادق کی دشمنی ثابت نہیں۔ رہے مولانا عبدالغفور! تو ان کے تعلق سے

مولانا آل رسول نے کہا کہ ایک بار چندہ کے چودہ سو روپئے ان سے ضائع ہو گئے تو ہم نے اسے معاف کر دیا اور ہدایت کی کہ آئندہ احتیاط کریں۔ اس وجہ سے وہ دشمن ہو گئے۔

اس پر یہ جرح ہوئی کہ

محض اس بات پر کسی کا دشمن ہو جانا مستبعد ہے اور مستبعد نہ بھی ہو تو لازم ہرگز نہیں، بس احتمال ہے، اور احتمال دلیل نہیں ہو سکتا۔

مولانا آل رسول نے مولانا عبد الغفور کی دشمنی ثابت کرنے کے لیے دوسری بات یہ کہی کہ: وہ میرے بڑے بھائی مولانا عبد المسجود جو میرے مخالف ہیں، کے یہاں پہونچ گئے اور وہاں میرے خلاف بہت کچھ کہا۔

اس کے ثبوت میں مولانا آل رسول نے اپنی خانقاہ قدوسیہ کے سکریٹری شریف الدین کا خط دکھایا کہ:

مولانا عبد الغفور نے یہاں آکر آپ کے خلاف کچھ باتیں کہی ہیں۔ اور یہ کہا کہ ان کی وجہ سے قادریہ مسجد، پانسکوڑہ میں مار پیٹ ہوئی وغیرہ۔

اس پر یہ جرح ہوئی کہ یہ خط خانقاہ قدوسیہ کے لیٹر پیڈ پر ہے جس کے متولی خود مولانا آل رسول ہیں اور خط

شریف الدین کی طرف منسوب ہے جو اسی خانقاہ کے سکریٹری ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا آل رسول نے یہ خط اپنے آدمی سے اپنی ہی خانقاہ کے لیٹر پیڈ پر لکھوا کر اپنے پاس رکھ لیا۔

پھر مطالبہ ہوا کہ "یہ خط شریف الدین کا ہے" اس کا ثبوت چاہیے مگر اختتام اجلاس تک دوبار مطالبے کے باوجود وہ اس کا ثبوت نہ پیش کر سکے۔

علاوہ ازیں دنیوی دشمنی مطلقا مانع شہادت نہیں

فتاوی رضویہ میں ہے:

"ہمارے تمام ائمہ کرام کے اصل مذہب منصوص علیہ میں ہر عداوت دنیویہ مطلقا مانع شہادت نہیں جب تک موجب فسق نہ ہو۔ منعِ مطلق امام شافعی کا مذہب ہے، نہ ہمارے ائمہ کا۔

اور علما تصریح فرماتے ہیں کہ وقتِ اختلاف ترجیح ظاہر الروایہ کی طرف رجوع واجب کما فی البحر والدرر والخیریة وردِّ المحتار وغیرها من معتمدات الأسفار ۔ نہ کہ جہاں روایت وہی ہو، وہاں غیر کی طرف کیونکر مصیر (یعنی رجوع ہو) ردالمحتار میں ہے: بقی هنا تحقیق و توفیق: وهو أنه ذکر

فی القنیة : أن العداوة الدنیویة لا تمنع قبول الشهادة مالم یفسق بها و أنه الصحیح و علیه الاعتماد و أن ما فی المحیط و الواقعات من "أن شهادة العدو علی عدوہٖ لاتقبل" اختیارُ المتاخرین . و الروایة المنصوصة تخالفها و أنه مذهب الشافعی ۔ وقال ابو حنیفة رحمه الله تعالیٰ : تقبل اذا کان عدلاً و فی المبسوط: ان کانت دنیویة فهٰذا یوجب فسقه فلاتقبل شهادتُه . اھ. ملخصا والحاصل ان فی المسالة قولین معتمدین: احدهما: عدم قبولها علی العَدُوِّ وَ هذا اختیارُ المتاخرین وعلیه صاحب الکنز و الملتقی ۔ ثانیهما: انها تقبل الا اذا فسق بها و اختاره ابن وهبان و ابن الشحنة .اھ مختصرا.

کنزالرؤس میں ہے:

شهادة العدو علی عدوه لا تقبل لانه مُتَّهمٌ وقال ابو حنیفة: تقبل اذا کان عدلا ۔ قال استاذنا: وهو الصحیح، و علیه الاعتماد، لأنه اذا کان عدلا تقبل شهادته و ان کان

بینھما عداوۃ بسبب امر الدنیا. ا ھ۔(فتاوی رضویہ جلد ہفتم ص:۔۵۵۰)

لھذا مولانا عبد الغفور اور مولانا محمد صادق کی گواہیاں مقبول ہیں، جن سے مولانا آل رسول کا اجنبی عورت کے ساتھ ناجائز حرکت کرنا ثابت ہو جاتا ہے۔

نوٹ: چونکہ مدعی کی پیش کردہ شہادتوں پر مدعا علیہ کا بیان صفائی اور اس پر جرح کا سلسلہ جاری تھا اور وقت کم تھا اور جتنی شہادتیں گزر چکی تھیں وہ بیانِ حکم کے لیے کافی سمجھی گئیں اس لیے دعوے کے بعض گوشوں پر گواہیاں نہ طلب کی جا سکیں۔

اور دانستہ بار بار تہمت کی جگہوں پر جانا مسلمانوں کو اپنے آپ پر تہمت کا موقع دینا، اجنبیہ جوان عورتوں کے ساتھ خلوت گزینی اختیار کرنا، ان کے کندھے پر ہاتھ رکھے رہنا، اور ان کے ساتھ ناجائز حرکت کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان

يومن بالله و باليوم الآخر فلا يقف مواقع التهم ، ذكره الشرنبلالی وغيره. (فتاوی رضویہ ج:۹ص:۳۳)

فتاوی رضویہ میں ہے:

''خلوت اجنبیہ کے ساتھ حرام ہے، احادیث عُمر وعبداللہ بن عمرو جابر بن سمرہ وعامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مرفوعاً وارد. الا لايخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان . وفى الاشباه.و تحرم الخلوة بالأجنبية و يكره الكلام معها ۔اورزنان حرام کوبنص قرآن ستر واجب اور جوان عورت کواس زمانہ میں حجاب لازم، فی الدر المختار . و ينظر من الأجنبية الى وجهها فحِلُّ النظر مُقيّدٌ بعدم الشهوة وإلا فحرام وهذا فى زمانهم ۔ أما فى زماننا فمنع من الشابة۔ قهستانى وغيره انتهى ملخصا۔ (جلد نہم نصف آخر ص:۷)

نیز اسی میں ہے:

''اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ پاؤں چھونا جائز نہیں، اگر چہ پیر ہو'' (فتاوی رضویہ نہم نصف آخر ص:۱۶۹)

بہارشریعت میں ہے:

''اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے''۔(بہارشریعت حصہ شانزدہم ص:۸۱)

اسی میں ہے:

''بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں، اور بعض پیر اپنی مریدہ سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں، اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حدشہوت میں ہوتا ہے، ایسا کرنا ناجائز ہے اور دونوں گنہگار ہیں''

(بہارشریعت شانزدہم ص:۷۶، ۷۷ فاروقیہ)

اور ناجائز کام کے ارتکاب کا اعلان ہوجائے یعنی شہرت شرعی ہو یا شرعی طریقے پر گواہیاں ہوں تو مرتکب فاسق معلن قرار پاتا ہے۔فتاوی عالم گیری، ج:۳۔ص: ۴۵۸ میں ہے:

فی الفتاوی الصغری : الشهادة بالشهرة فی النسب وغیره بطریقتین الحقیقة والحکمیة ...... والحکمیة ان یشهد عنده رجلان او رجل وامرأتان عدول بلفظ الشهادة کذا فی الخلاصة ، هذا اذا شهدا

عنـده من غير استشهاد هذا الرجل فانه ذكر محـمد رحمه الله تعالیٰ فی کتاب الشهادات انـه اذا لـقـی رجلین عدلین شهدا عنده علی نسبه و عرفا حاله و معه ان یشهد الخ. ردالمحتار، ج:۸ص:۱۸۷، کتاب الشهادات قبیل باب القبول و عدمہ میں ہے:

و فی الظهیریة : من الشهرة الشرعیة ان یشهـد عـنـده عدلان اور جل و امرئتان بلفظ الشهادة من غیر استشهاد ویقع فی قلبه ان الامر کذالک اه مثله فی جامع الفصولین.

کنز الدقائق کی شرح تبیین الحقائق ج:۲،ص:۹۸میں ہے۔

لأنه بحضور الشاهدین یحصل الاعلان و یخـرج مـن ان یـکـون سـرا. عنایه شرح هدایه، ج:۳،ص:۱۹۱،۱۹۲، میں ہے:

ان الاعلان یحصل بحضور الشاهدین حقیقةً.

فتح القدیر ج:۳،ص:۱۹۲میں ہے:

کل اشهاد اعلان.

مبسوط سرخسی ج:۲، جز ۵، ص:۳۳، میں ہے:

لأن الشرط لما كان هو الاظهار يعتبر فيه ما هو طريق الظهور شرعا و ذالک شهادة الشاهدين فانه مع شهادتهما لايبقى سرا.

اور فاسق معلن حسب فسق تعزیر کا مستحق ہوتا ہے اسی لیے بہار شریعت میں فرمایا:

سادات و علما اگر .... ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں ۔ مثلا چند بار جرم کیا یا شراب خوری کے جلسہ میں بیٹھتا ہے ، یا لواطت میں مبتلا ہے ۔ تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ، ایسی صورتوں میں دُرّے لگائے جائیں یا قید کیا جائے

(بہار شریعت ص:۱۱۴ ج:۹ باب التعزیر)

ردالمحتار میں ہے:

حتى لو كان من الأشراف لكنه تعدى طوره ففعل اللواطة أو وجد مع الفسقة فى مجلس الشرب و نحوه لا يكتفى بتعزيره بالاعلام............ ثم رأيتُ فى الشر نبلا لية عين ما بحثته ، حيث قال : ولا يخفى أن

هذا: أی الاکتفاء بتعزیره بالاعلام انما هو مع ملاحظة السبب فلابد أن یکون مما یبلغ به أدنی الحد کما اذا اصاب من أجنبیة غیر الجماع اھ" فهذا صریح فی أن من کان من الأشراف یعزر علی قدر جنایته اھ ملخصا.

(ص:۱۰۷، ج:۶ کتاب الحدود باب التعزیر)

فتاوی رضویہ ج:۹، نصف اول ص:۲۲۸ میں ہے:

"جس شخص کی نسبت معروف ومشہور ہے کہ معاذ اللہ وہ حرام کار ہے اس سے میلاد شریف پڑھوانا اور اسے چوکی یا منبر پر بٹھانا منع ہے...... مگر شہرت صحیح ہو۔

مولانا آل رسول بعض معاصی کے ارتکاب میں متہم ہیں بعض کا ارتکاب ان کے اپنے اقرار سے ثابت ہے، بعض کا ارتکاب درجہ شہرت میں ہے اور بعض کے ارتکاب پر نصاب کے مطابق گواہیاں گزریں۔ تو بلاشبہ ان کے لیے علانیہ حکم تعزیر ہے

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

اگر معصیت علانیہ ہو تو اس کے لیے دو تعلق ہیں۔

ایک اس معصیت کے مرتکب بندے اور خدا میں، کہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس کا ثمرہ اس کی

ناراضگی اور عذاب کا استحقاق ہے۔

دوسرا اس بندے اور مخلوق میں کہ مسلمانوں کی نگاہ میں شریعت کا مجرم اور گنہگار ٹھہرا۔ جس کا ثمرہ مسلمانوں کا حسب معصیت اس کے ساتھ معاملہ کرنا ہے۔

اسی طرح معصیت سے توبہ کے بھی دو۲ رخ ہیں۔

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم سچے دل سے اس گناہ پر ندامت ہے، جس کے لوازم ہیں، فوراً اس معصیت کو ترک کرنا اور آئندہ کبھی نہ کرنے کا صحیح عزم ،حدیث پاک میں ہے: ''الندم توبۃ''۔ یہ توبہ، توبۂ سر ہے۔

دوسرا جانب مخلوق، کہ جس طرح مسلمانوں پر اس کا گناہ ظاہر ہوا، دلوں میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور حسب معصیت اس کے ساتھ معاملات ہوئے، اسی طرح مسلمانوں پر اس کی توبہ ظاہر ہو، تاکہ دلوں سے کشیدگی ختم ہو اور احکام برأت کی طرف مزاجعت کریں۔ یہ اعلانیہ توبہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانیة بالعلانیة۔

پھر مرتکب معصیت کے ساتھ مسلمانوں کے معاملات تین قسم کے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ گناہ پر اس کو سزا دی جائے۔(تنویر الابصار ودرمختار میں ہے:هو تاديب دون الحد اكثره تسعة وثلاثون سوطا و اقله ثلاثة او بالضرب و يكون به بالحبس الخ) اس پر یہاں قدرت کہاں؟

(۲) دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ ارتباط واختلاط نہ رکھا جائے۔

(۳) تیسرے یہ کہ اس کو کوئی دینی منصب (مثلا امامت، خطابت، پیریت، سجادہ نشینی) نہ دیا جائے۔

اظہار توبہ سے پہلی قسم (سزا وقید) مستثنیات کو چھوڑ کر فوراً موقوف ہوجاتی ہے۔

دوسری اور تیسری قسمیں (اختلاط سے احتراز اور دینی منصب نہ دینا) باقی رہتی ہیں جب تک اس کی اصلاح حال ظاہر نہ اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان نہ ہوجائے۔

پھر صحت توبہ پر کتنی مدت میں اطمینان حاصل ہوتا ہے؟ تو صحیح یہ کہ اس کے لیے کوئی مدت متعین نہیں جب

اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی، اس وقت اس سے اخیر کی دونوں قسموں کے معاملات برطرف ہوں گے۔ فتاوی امام قاضی خاں پھر فتاوی عالم گیری میں ہے: الفاسق اذا تاب لاتقبل شهادته مالم يمض عليه زمان يظهر عليه اثر التوبة والصحيح ان ذلک مفوض الى رأى القاضى.

ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے ایک سادہ دل راست گو سے کوئی گناہ سرزد ہوا، اس نے توبہ کی۔ اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ کا اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ امام اجل ملک العلما ابوبکر مسعود کاسانی قدس سرہ الربانی بدائع میں فرماتے ہیں

المعروف بالكذب لا عدالة له و لاتقبل شهادته ابداً و ان تاب بخلاف من وقع فى الكذب سهوا او ابتلى به مرة ثم تاب.

(ملخص از فتاوی رضویہ ج:۹ حصہ اول ص:۲۵۷)

اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور و جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے ان فتاوی میں جو مولانا رجب علی کے سات

سوالات پر مشتمل استفتا کے جواب میں جاری کئے گئے
تھے یہی احکام بتائے گئے ہیں۔

''حُکم'' (فیصلہ)

مذکورہ بالا شواہد، قرائن واحوال واقرار مدعی علیہ سے
(۱) مولانا آل رسول کا تہمت کی جگہوں پر جانا، بدی سے متہم ہونا، اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملنا، ناجائز حرکت کرنا ثابت ہو جاتا ہے اور یہ سب شرعاً حرام کام ہیں۔

فتاوی رضویہ میں ہے:
''اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ پاؤں چھونا جائز نہیں، اگرچہ پیر ہو''۔
(فتاوی رضویہ نہم نصف آخر ص:۱۶۹)

بہار شریعت میں ہے:
''اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت یعنی ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے''
(بہار شریعت حصہ شانزدہم ص:۸۱)

اسی میں ہے:
بعض جوان عورتیں اپنے پیر کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں، اور بعض پیر اپنی مریدہ سے ہاتھ پاؤں دبواتے

ہیں۔ ان میں سے اکثر دونوں یا ایک حد شہوت میں ہوتا ہے، ایسا کرنا ناجائز ہے اور دونوں گنہگار ہیں''

(بہار شریعت شانزدہم ص:۷۶،۷۷ فاروقیہ)

نیز بہار شریعت میں ہے: سادات وعلماء.........

اگر ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں مثلا۔ چند بار جرم کیا یا شراب خوری کے جلسہ میں بیٹھتا ہے یا لواطت میں مبتلا ہے تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں درے لگائے جائیں یا قید کیا جائے۔

(بہار شریعت ص:۱۱۴، ج:۹ باب التعزیر)

بلکہ فتاوی رضویہ میں یہ بھی صراحت ہے کہ

علما فرماتے ہیں قاضی محض تہمت وحصول ظن پر تعزیر دے سکتا ہے۔ بحر ونہر و درمختار وغیرہ میں ہے:

للقاضی تعزیر المتهم و ان لم يثبت عليه اھ (ص:۲۱۲، ج:۳)

اور کئی اسفار معتمدہ سے یہ مضمون مذکور ہوا ''کل اشهادٍ اعلان''

(۲) لہذا فریق دوئم مولانا آل رسول فاسق معلن ہیں اور فاسق معلن سے بیعت ہونا، اسے امام بنانا اس کی دست بوسی کرنا ناجائز وگناہ ہے۔ اس لیے

مسلمانوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ مولانا آل رسول سے فوراً قطع تعلق کرلیں یعنی ان سے ملنا جلنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور سلام وکلام بند کردیں، ان سے بیعت نہ ہوں ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، انہیں اپنے جلسہ میں مدعو نہ کریں، نہ کوئی دینی عہدہ دیں اور مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ کی انتظامیہ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدرسہ کے عہدہ صدارت وتدریس سے فوراً معزول کردے۔

ارشاد باری ہے: وَ اَمَّا یُنسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.

(۳) اور فریق دوم مولانا آل رسول کو حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً مسلمانوں کے بڑے مجمع میں علانیہ توبہ کریں اور یہ عہد کریں کہ آئندہ کبھی اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت وتنہائی میں نہ رہیں گے۔ نہ ان سے ہاتھ پاؤں دبوائیں گے، نہ چھیڑ چھاڑ کریں گے۔

(۴) اگر۔ مولانا آل رسول علانیہ توبہ کے ساتھ ان معاصی سے باز رہنے کا عہد کرلیں ساتھ ہی اس پر قائم رہیں اور اسی حال میں اتنا زمانہ گزر جائے کہ یہ اطمینان کافی واعتماد کلی ہو کہ اب وہ دوبارہ ان معاصی کا ارتکاب نہ کریں گے تو انہیں امام بنانا، دینی عہدہ دینا اور

ان سے بیعت ہونا جائز ہوگا۔ فتاوی رضویہ میں قاضی خاں پھر فتاوی عالم گیری سے ہے: الفاسق اذا تاب لا یقبل شهادته ما لم یمض علیه زمان یظهر علیه اثر التوبة ، و الصحیح ان ذلک مفوض الی رای القاضی . (فتاوی رضویہ ج:۳، ص:۲۱۳)

فتاوی رضویہ کی یہ عبارت بھی گزر چکی۔

پھر صحت توبہ پر اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے؟ صحیح یہ کہ اس کے لیے کوئی مدت معین نہیں کر سکتے جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔

فتاوی امام قاضی خاں پھر فتاوی عالم گیری میں ہے:

الفاسق اذا تاب لا یقبل شهادته ما لم یمض علیه زمان یظهر علیه اثر التوبة ، و الصحیح ان ذلک مفوض الی رای القاضی

. ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ ایک سادہ دل راست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی ، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا۔ اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگر چہ ہزار کے مجمع

میں تائب ہو۔ الخ (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف اول ص: ۲۵۶، ۲۵۷، رضا اکیڈمی)

حاصل حکم۔ (خلاصۂ فیصلہ)

فریق اول مولانا رجب علی اور فریق دوم مولانا آل رسول کے مابین مذکورہ بالا نزاعی امور سے متعلق فریق اول کے شواہد وقرائن واحوال اور فریق دوم کے بیان صفائی واقرار پر پورے طور سے غور وخوض کرنے کے بعد ہم ارکان فیصل بورڈ فیصلہ وحکم صادر کرتے ہیں کہ مولانا رجب علی جیبی کے سات سوالات پر مشتمل استفتا کا جو جواب دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی سے حضرت محدث کبیر اور حضرت بحر العلوم کی تصدیق کے ساتھ جاری ہوا ہے وہ مولانا آل رسول پر نافذ ہے۔ لہذا فریقین کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ان فتاوی کے مطابق عمل کریں۔ یعنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ فریق ثانی مولانا آل رسول سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں تاوقتیکہ وہ علانیہ توبہ کرکے ایسی اصلاح حال نہ کرلیں کہ لوگوں کو ان کی اصلاح حال پر اطمینان کلی ہوجائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ صدر فیصل بورڈ

بانی و مہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ضلع مئو۔ یوپی و
رکن فیصل بورڈ فقہی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

(۲) محمد نظام الدین رضوی رکن فیصل بورڈ،
صدر شعبۂ افتاو ناظم مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور،
ضلع اعظم گڑھ (یو۔پی)

(۳) محمد مطیع الرحمٰن رضوی رکن فیصل بورڈ
قاضی ادارۂ شرعیہ، بنگلور (کرناٹک)

(۴) آل مصطفیٰ مصباحی رکن فیصل بورڈ
مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو (یو۔پی)

(۵) محمد عبدالمبین نعمانی رکن فیصل بورڈ
مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو۔ و رکن المجمع الاسلامی، مبارکپور

نوٹ: خلاصہ حکم ۴؍رجب ۱۴۲۷ھ کو صدر فیصل بورڈ نے بورڈ کی موجودگی میں مدعی اور مدعا علیہ اور پنچ کے سامنے پڑھ کر سنایا اور اس کی ایک ایک کاپی سب کو دی۔ اب مفصل ''شرعی فیصلہ'' جاری کیا جاتا ہے۔ دستخط صدر فیصل بورڈ

(۱) ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ صدر فیصل بورڈ بانی و مہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ضلع مئو۔ (یو۔ پی) و رکن فیصل بورڈ فقہی کونسل آف انڈیا بریلی شریف



(۲) محمد نظام الدین رضوی رکن فیصل بورڈ صدر شعبۂ افتاء و ناظم مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (یو۔ پی)



(۳) محمد مطیع الرحمٰن رضوی رکن فیصل بورڈ قاضی ادارۂ شرعیہ، بنگلور (کرناٹک)



(۴) آل مصطفیٰ مصباحی رکن فیصل بورڈ مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو (یو۔ پی)



(۵) محمد عبدالمبین نعمانی رکن فیصل بورڈ مہتمم دار العلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو۔ و رکن المجمع الاسلامی، مبارک پور



نوٹ: خلاصہ حکم ۴؍ رجب ۱۴۲۷ھ کو صدر فیصل بورڈ نے بورڈ کی موجودگی میں مدعی اور مدعا علیہ اور پنچ کے سامنے پڑھ کر سنایا اور اس کی ایک ایک کاپی سب کو دی۔ اب مفصل "شرعی فیصلہ" جاری کیا جاتا ہے۔ دستخط صدر فیصل بورڈ





Al-Barkaat
Educational Institutions
EDUCATION QUALITY DEVELOPMENT

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

Prof. Syed Muhammad Amin
President

اعلان عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر برکاتی سید محمد امین قادری، خادم سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کو آج عزیزم مرشد علی قادری مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم پیر خان پور بھدوہی کا مرسلہ شرعی فیصلہ بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا آل رسول کی فوٹو کاپی موصول ہوئی جس پر ہماری جماعت کے پانچ مقتدر مفتیان کرام کے دستخط اور مہریں موجود ہیں۔

تمام معاملات پر غور کرنے کے بعد فقیر برکاتی سید محمد امین، مولوی آل رسول حبیبی ابن حضرت مولانا عبدالقدوس حبیبی صاحب، ساکن مرزا پور ضلع بھدرک، اڑیسہ صدر مدرس وصدر انتظامیہ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ، پرانا بازار ضلع پورب مدناپور بنگال کی اس ''اجازت وخلافت'' کو منسوخ کرتا ہے، جو مولوی آل رسول حبیبی صاحب کو دی گئی تھی۔

اس اعلان کے ذریعہ ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں اس شرعی فیصلے سے صدفی صد اتفاق کرتا ہوں کہ شریعت کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دینا ایمان کی پہچان ہے۔

جملہ برادران اہل سنت اس شرعی فیصلے پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا۔

وما علینا الا البلاغ

پروفیسر سید شاہ محمد امین قادری برکاتی
سجادہ نشین، درگاہ برکاتیہ
مارہرہ ضلع ایٹہ

۱۲ ستمبر ۲۰۰۶ء، ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ

Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India
Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309 *(O)*, 0571-2700501 *(R)*

حضور رفیق ملت سرکار نجیب میاں قبلہ کا منسوخی خلافت واجازت کا اعلان

مورخہ ۱۵/۱۶/۱۷ ستمبر ۲۰۰۶ء کو کلکتہ و ہوڑہ (مغربی بنگال) کے کئی اجلاس میں حضور رفیق ملت حضرت سید شاہ نجیب حیدر میاں صاحب قبلہ نوری برکاتی نائب سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ یوپی نے مولانا آل رسول کے خلاف جماعت اہلسنت کے مقتدر و مستند علماء و مفتیان کرام کے ''شرعی فیصلہ'' کی بھرپور تائید وتوثیق فرمائی اور اپنی مکمل حمایت کا اعلان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اس فیصلے پر عمل کریں اور مولانا آل رسول کو دی ہوئی اپنی خلافت واجازت کو منسوخ کرنیکا بھی اعلان فرمادیا۔

شرعی فیصلہ

بابت مقدمہ مولانا رجب علی حبیبی بنام مولانا آل رسول بھدرکی پر ملک کے مشاہیر مقتدر و مستند علماء مشائخ و مفتیان کرام کی تائید و توثیق و تصدیقات

(اجازت بیعت فسخ ہوگئی)

اجازت بیعت فسخ ہوگئی



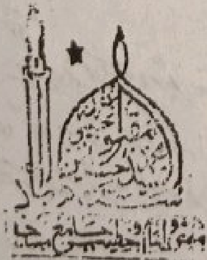
۲۰ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ

۴۸۶

شرعی بورڈ (فیصلہ) بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا سید آل رسول بھدرکی (جو کہ دارجہ ممتاز و مقتدر علماء اہل سنت و مفتیان کرام پر مشتمل تھا) کی جانب سے جو شرعی فیصلہ جاری کیا گیا۔ بندہ بھی اس شرعی فیصلہ سے متفق ہے۔ اور اسکا حامی و موید ہے۔ حکم شرع پر عمل اور اس سے انحراف نہ کرنا ہی مومن کی علامت و پہچان ہے ـــــ فقط۔ کتبہ الفقیر السید محمد تقی الحسن حبیبی غفرلہ

مفتی و خطیب جامع مسجد شہر الہ آباد

۸ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ



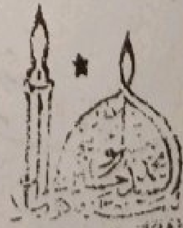
دستخط:

در فیصلہ پر حسب اہلیت خلافت کے زائل ہوجانے سے اجازت و خلافت خود بخود ختم ہوگئی لہٰذا فقیر تقی نے جو اجازت و خلافت مولانا سید آل رسول بھدرکی کو دی تھی وہ منسوخ ہوگئی فقط

سید محمد تقی الحسن حبیبی غفرلہ

مفتی و خطیب جامع مسجد الہ آباد

۸ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ



شرعی فیصلہ

بابت مقدمہ مولانا رجب علی حبیبی بنام مولانا آل رسول بھدرکی پر ملک کے مشاہیر مقتدر و مستند علماء مشائخ و مفتیان کرام کی تائید و توثیق و تصدیقات

فقیر فیصل بورڈ کے فیصلہ سے متفق ہے مولانا آل رسول کو جلد از جلد حکم شرعی پر عمل کرنا ... مواخذہ آخرت سے بچنے کی فکر کرنا چاہیے

یحییٰ احمد الازہری عفی عنہ
خادم الافتاء منار
۱۱ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ



شرعی بورڈ کے فیصلہ کی توثیق کرتا ہوں
محمد حبیب اللہ ... دار العلوم فضل رحمانیہ
بچہ پوا - بلرامپور - یوپی -
۳ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

محمد اختر حسین قادری
خادم افتاء و درس دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی
۲۳ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ



فقیر محمد [illegible] صدر رضوی نوری دار الافتاء و دار القضاء [illegible] ممبئی

اکابر علمائے کرام اور مفتیان عظام کے شرعی فیصلہ پر عمل کروایا جائے

[illegible] دار العلوم [illegible]



حضرت محدث کبیر دامت برکاتہم العالیہ و دیگر مفتیان کرام نے سید آل رسول حبیبی سے متعلق جو فیصلہ فرمایا ہے فقیر اس کی تصدیق کرتا ہے اور عوام اہلسنت سے اس پر عمل کرنے کی درخواست کرتا ہے فقط

محمد [illegible] غفرلہ
خادم الافتاء رضوی [illegible] دار الافتاء
۵۰ [illegible] ممبئی ۳
۱۳ ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ

☆ شرعی فیصل بورڈ بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا سید آل رسول بھدرکی (جو کہ ملک کے ممتاز و مقتدر علمائے اہل سنت و مفتیان کرام پر مشتمل تھا) کی جانب سے جو شرعی فیصلہ جاری کیا گیا۔ فقیر بے توقیر اس شرعی فیصلے سے متفق ہے اور اس کا حامی و مؤید ہے۔ حکم شرع پر عمل اور اس سے انحراف نہ کرنا ہی مومن کی علامت و پہچان ہے...... فقط۔

کتبہٗ الفقیر السیّد محمد مقبول حسین حبیبی غفرلہٗ

مفتی و خطیب جامع مسجد شہر الٰہ آباد ۸/ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

نوٹ: واضح رہے کہ اہلیت خلافت زائل ہو جانے سے اجازت و خلافت خود بخود ختم ہو گئی۔ لہٰذا فقیر بے توقیر نے جو اجازت و خلافت مولانا سید آل رسول بھدرکی کو دی تھی وہ منسوخ ہو گئی۔ فقط

(دستخط) سید محمد مقبول حسین حبیبی غفرلہٗ

مفتی و خطیب جامع مسجد شہر الٰہ آباد (مہر)

☆ فقیر فیصل بورڈ کے فیصلے سے متفق ہے مولانا آل رسول کو جلد از جلد حکم شرعی پر عمل کر کے مواخذۂ آخرت سے بچنے کی فکر چاہیے۔

(دستخط) شفیق احمد شریفی

خادم الافتاء دار العلوم غریب نواز، مرزا غالب روڈ الٰہ آباد

(مہر)

شائع کنندگان

شیخ ذوالفقار علی حبیبی ''جولو'' ، رفیق احمد حبیبی

شیخ ناصر الدین رضوی (منٹو) ، حسن جمال حبیبی

شیخ ممتاز علی حبیبی ، بشیر الدین خان

ڈاکٹر فضل الرحمٰن رضوی ، شیخ ناصر الدین

شیخ عبدالستار ، شیخ بشیر الدین ، شیخ نور محمد

ساکنان بہادر پور، بیر سنگھ پور پوسٹ گولگرام،

ضلع پچھّم مدناپور مغربی بنگال

PIN 721136

نوٹ

''نذرانہ سی ڈی اینڈ ویڈیو کیسٹ''

مقام و پوسٹ مارڑوتلہ، تھانہ ڈیبرا، ضلع پچھّم مدناپور (مغربی بنگال)

نے فیصل بورڈ یعنی ''شرعی عدالت'' کی مکمل کاروائی کی

اوڈیوسی، ڈی (AUDIO C.D.) تیار کی ہے۔

ان سے رابطہ کر کے سی، ڈی حاصل کر سکتے ہیں

موبائیل نمبر : 09732583340

فیصلے کا خلاصہ

مولانا آل رسول فاسق معلن ہیں، اور فاسق معلن سے بیعت ہونا، اسے امام بنانا، اس کی دست بوسی کرنا ناجائز و گناہ ہے۔اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ مولانا آل رسول سے فوراً قطع تعلق کرلیں یعنی ان سے ملنا جلنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور سلام وکلام بند کردیں، ان سے بیعت نہ ہوں ن کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، انہیں اپنے جلسے میں مدعو نہ کریں نہ کوئی دینی عہدہ دیں اور مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ کی انتظامیہ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدرسہ کے عہدۂ صدارت وتدریس سے فوراً معزول کردے۔

مولانا آل رسول کو حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً مسلمانوں کے بڑے مجمع میں توبہ علانیہ توبہ کریں۔اور یہ عہد کریں کہ آئندہ کبھی اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت وتنہائی میں نہیں رہیں گے، نہ ان سے ہاتھ پاؤں دبوائیں گے، نہ چھیڑ چھاڑ کریں گے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ فریق ثانی مولانا آل رسول سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں تاوقتیکہ وہ علانیہ توبہ کر کے ایسی اصلاح حال نہ کرلیں کہ لوگوں کو ان کی اصلاح حال پر اطمینان کلی ہوجائے

۷۸۶-۹۲

خلاصہ

شرعی فیصلہ

بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا آل رسول بھدرکی

اسمائے گرامی علماء ومفتیان کرام فیصل بورڈ (حکم حضرات)

(۱) ممتاز الفقہاء، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ

بانی ومہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو (یو۔پی) ورکن فیصل بورڈ فقہی کونسل آف انڈیا۔ بریلی شریف

(۲) فقیہ العصر حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی مضطر صاحب قبلہ

چیف قاضی ادارۂ شرعیہ۔ (ریاست کرناٹک) بنگلور

(۳) فقیہ النفس حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب قبلہ

صدر شعبۂ افتاء وناظم مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یو۔پی)

(۴) عمدۃ الفقہاء حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب، شعبۂ افتاء جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، مئو

(۵) بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری صاحب قبلہ

بانی ومہتمم دار العلوم قادریہ چریاکوٹ ضلع اعظم گڑھ (یو۔پی)

شائع کردہ

محمد ذوالفقار حبیبی "جولو"، حسن جمال حبیبی، رفیق احمد حبیبی، محمد بشیر الدین خاں

ڈاکٹر افضل الرحمٰن رضوی و جملہ اراکین میڈیٹر کمیٹی۔ ساکنان بہادر پور وبیر سنگھ پور، ضلع پچھم مدنا پور بنگال

خلاصہ شرعی فیصلہ

بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا آل رسول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.............حامد و مصلیا و مسلّما

۲؍رجب ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۹؍جولائی ۲۰۰۶ء بروز شنبہ بعد فجر بمقام مدرسہ مجاہد ملت، بہادر پور، پوسٹ گول گرام، تھانہ ڈیبرا، ضلع پچھم مدنا پور (بنگال) ہم پانچ افراد (مفتی) ضیاء المصطفیٰ قادری، بانی و مہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی ضلع مئو، یوپی۔......(مفتی) محمد نظام الدین رضوی، صدر شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی......(مفتی) محمد مطیع الرحمٰن، چیف قاضی ادارۂ شرعیہ، ریاست کرناٹک، بنگلور.......(مولانا) محمد عبدالمبین نعمانی قادری، مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو۔ یوپی (مفتی) آل مصطفیٰ مصباحی، مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو، یوپی۔ پر مشتمل فیصل بورڈ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا، جس کی سماعت اور فیصلہ کے لئے بہادر پور بیر سنگھ پور، کے چند صلح پسند حضرات اور فریقین نے بالاتفاق اس فیصل بورڈ کو مدعو کیا ہے۔ مقدمے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مدعی: مولانا حافظ رجب علی بن جناب عبدالمجید مرحوم، ساکن بیر سنگھ پور، پوسٹ گول گرام، تھانہ۔ ڈیبرا ضلع پچھم مدنا پور (مغربی بنگال) استاذ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم، بھدوہی۔ (یوپی)

مدعیٰ علیہ:۔ مولانا آل رسول حبیبی بن مولانا عبدالقدوس حبیبی مرحوم ساکن مرزا پور ضلع بھدرک (اڑیسہ) صدر مدرس وصدر انتظامیہ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ، پرانا بازار ضلع پورب مدنا پور (بنگال)

دعویٰ:۔ فسق و فجور، بداخلاقی و بدکرداری۔

تفصیل دعویٰ

(۱) تنہائی میں نامحرم عورتوں سے ملنا۔ (۲) نامحرم عورتوں کا دست بوسی اور قدم بوسی کرنا۔ (۳) نامحرم عورتوں سے ہاتھ، پاؤں دبوانا۔ (۴) جسمانی خدمت کرانا۔ (۵) نامحرم عورتوں سے تنہائی کے وقت دوسروں سے ملاقات پر پابندی لگانا۔ (۶) ان حرکتوں کا تقریباً تواتر کے ساتھ مشہور ہونا۔ (۷) نامحرم عورتوں سے چھیڑ چھاڑ اور دست درازی کرنا۔ (۸) زنا کے مرتکب بتائے جاتے ہیں۔ (۹) ان بدحرکتوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو گمراہ اور بدعقیدہ کہنا، بہ ایں طور کہ یہ سب میرے خلاف گمراہ اور بدعقیدہ لوگوں کی سازش ہے۔

شہادتیں

مولانا آل رسول کی بدکرداری یعنی تنہائی میں عورتوں سے ملنے، ان سے جسمانی خدمت لینے، ہاتھ، پاؤں دبوانے اور عورتوں کے جسم کے مختلف حصوں کو چھونے اور بوسہ لینے سے متعلق متعدد واقعات سے متعلق کئی گواہیاں گزریں۔

(کل ۷۰ گواہوں میں سے ۲۵ گواہیاں پیش ہوئیں پوری تفصیل کے لئے کتاب ملاحظہ کریں)

مولانا آل رسول کے اپنے اقرار سے ان کا تہمت کی جگہ بار بار جانا اور شمع نامی خضر پور کی رہنے والی اس جوان غیر شادی شدہ عورت کے ساتھ خلوت میں رہنا ثابت ہو جاتا ہے جس کے بعد قرائن تو قرائن، کسی شہادت کی بھی ضرورت نہیں رہ جاتی ہے۔ بلکہ اس صورت میں شہادت ہو بھی تو فیصلہ اقرار کی بنیاد پر ہوتا ہے، شہادت کی بنیاد پر نہیں۔

لہٰذا (مدعی کی جانب سے پیش کردہ) گواہیاں مقبول ہیں، جن سے مولانا آل رسول کا اجنبی عورت کے ساتھ ناجائز حرکت کرنا ثابت ہو جاتا ہے۔ اور دانستہ بار بار تہمت کی جگہوں پر جانا مسلمانوں کو اپنے آپ پر تہمت کا موقع دینا، اجنبیہ جوان عورتوں کے ساتھ خلوت گزینی اختیار کرنا، ان کے کندھے پر ہاتھ رکھے رہنا، اور ان کے ساتھ ناجائز حرکت کرنا، ناجائز وحرام ہے۔

اور ناجائز کام کے ارتکاب کا اعلان ہو جائے یعنی شہرت شرعی ہو یا شرعی طریقے پر گواہیاں ہوں تو مرتکب فاسق معلن قرار پاتا ہے۔

اور فاسق معلن حسب فسق تعزیر کا مستحق ہوتا ہے، اسی لئے بہار شریعت میں فرمایا:

سادات و علما اگر .... ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں۔ مثلا چند بار جرم کیا یا شراب خوری کے جلسہ میں بیٹھتا ہے، یا لواطت میں مبتلا ہے۔ تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی، ایسی صورتوں میں درّے لگائے جائیں یا قید کیا جائے۔ (بہار شریعت ص:۱۱۴ ج:۹ باب التعزیر)

"جس شخص کی نسبت معروف و مشہور ہے کہ معاذ اللہ وہ حرام کار ہے اس سے میلاد شریف پڑھوانا اور اسے چوکی یا منبر پر بٹھانا منع ہے"۔

مولانا آل رسول بعض معاصی کے ارتکاب میں متہم ہیں بعض کا ارتکاب ان کے اپنے اقرار سے ثابت ہے، بعض کا ارتکاب درجہ شہرت میں ہے اور بعض کے ارتکاب پر نصاب کے مطابق گواہیاں گزریں۔ تو بلا شبہ ان کے لئے علانیہ حکم تعزیر ہے۔

پھر مرتکب معصیت کے ساتھ مسلمانوں کے معاملات تین قسم کے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ گناہ پر اس (مولانا آل رسول) کو سزا دی جائے۔ اس پر یہاں قدرت کہاں؟

(۲) دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ ارتباط و اختلاط نہ رکھا جائے۔

(۳) تیسرے یہ کہ اس کو کوئی دینی منصب (مثلا امامت، خطابت، پیریت، سجادہ نشینی) نہ دیا جائے۔

اظہار توبہ سے پہلے پہلی قسم (سزا و قید) مستثنیات کو چھوڑ کر فوراً موقوف ہو جاتی ہے۔

دوسری اور تیسری قسمیں (اختلاط سے احتراز اور دینی منصب نہ دینا) باقی رہتی ہیں جب تک اس کی اصلاح حال ظاہر نہ ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر

اطمینان نہ ہوجائے۔

اور جامعہ اشرفیہ مبارکپور و جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے ان فتاوی میں جو مولانا رجب علی کے سات سوالات پر مشتمل استفتاء کے جواب میں جاری کئے گئے تھے یہی احکام بتائے گئے ہیں۔

حکم (فیصلہ)

مذکورہ بالا شواہد، قرائن و احوال و اقرار مدعی علیہ سے

(۱) مولانا آل رسول کا تہمت کی جگہوں پر جانا، بدی سے متہم ہونا، اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملنا، ناجائز حرکت کرنا ثابت ہوجاتا ہے اور یہ سب شرعاً حرام کام ہیں۔

(۲) لہٰذا فریق دوئم مولانا آل رسول فاسق معلن ہیں اور فاسق معلن سے بیعت ہونا، اسے امام بنانا اسکی دست بوسی کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ مولانا آل رسول سے فوراً قطع تعلق کرلیں یعنی ان سے ملنا جلنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور سلام و کلام بند کردیں، ان سے بیعت نہ ہوں ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، انہیں اپنے جلسہ میں مدعو نہ کریں، نہ کوئی دینی عہدہ دیں اور مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ کی انتظامیہ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدرسہ کے عہدہ صدارت و تدریس سے فوراً معزول کردیے۔

(۳) اور فریق دوم مولانا آل رسول کو حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً مسلمانوں کے بڑے مجمع میں علانیہ توبہ کریں اور یہ عہد کریں کہ آئندہ کبھی اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت و تنہائی میں نہ رہیں گے۔ نہ ان سے ہاتھ پاؤں دبوائیں گے، نہ چھیڑ چھاڑ کریں گے۔

(۴) اگر مولانا آل رسول علانیہ توبہ کے ساتھ ان معاصی سے باز رہنے کا عہد کرلیں ساتھ ہی اس پر قائم رہیں اور اسی حال میں اتنا زمانہ گزر جائے کہ یہ اطمینان کافی و اعتماد کلی ہو کہ اب وہ دوبارہ ان معاصی کا ارتکاب نہ کریں گے۔

پھر صحت توبہ پر اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے؟ صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت معین نہیں کر سکتے۔ ایک سادہ دل راست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا۔ اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار کے مجمع میں تائب ہو۔ الخ (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف اور ص: ۲۵۶، ۲۵۷، رضا اکیڈمی)

حاصل حکم۔ (خلاصۂ فیصلہ)

فریق اول مولانا رجب علی اور فریق دوم مولانا آل رسول کے مابین مذکورہ بالا نزاعی امور سے متعلق فریق اول کے شواہد و قرائن و احوال اور فریق دوم کے بیان صفائی و اقرار پر پورے طور سے غور و خوض کرنے کے بعد ہم ارکان فیصل بورڈ فیصلہ و حکم صادر کرتے ہیں کہ مولانا رجب علی حبیبی کے سات سوالات پر مشتمل استفتا کا جو جواب دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی سے حضرت محدث کبیر اور حضرت بحر العلوم کی تصدیق کے ساتھ جاری ہوا ہے وہ مولانا آل رسول پر نافذ ہے۔ لہٰذا فریقین کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ان فتاوی کے مطابق عمل کریں۔ یعنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ فریق ثانی مولانا آل رسول سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں تاوقتیکہ وہ علانیہ توبہ کر کے ایسی اصلاح حال نہ کر لیں کہ لوگوں کو ان کی اصلاح حال پر اطمینان کلی ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ صدر فیصل بورڈ بانی و مہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ضلع مئو۔(یو۔پی)
و رکن فیصل بورڈ فقہی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ



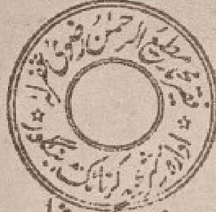
(۲) محمد نظام الدین رضوی رکن فیصل بورڈ صدر شعبۂ افتاء و ناظم مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور،
ضلع اعظم گڑھ (یو۔پی)

محمد نظام الدین الرضوی



(۳) محمد مطیع الرحمٰن رضوی رکن فیصل بورڈ قاضی ادارۂ شرعیہ، بنگلور (کرناٹک)

فقیر محمد مطیع الرحمٰن



(۴) آلِ مصطفیٰ مصباحی رکن فیصل بورڈ مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو (یو۔پی)

آلِ مصطفیٰ مصباحی



(۵) محمد عبدالمبین نعمانی رکن فیصل بورڈ مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو۔ و رکن المجمع الاسلامی مبارک پور

محمد عبدالمبین نعمانی



محمد عبدالمبین نعمانی قادری
دارالعلوم قادریہ، چریاکوٹ
مئو یو۔پی ۲۷۶۱۲۹

نوٹ : خلاصہ حکم ۱۴ر رجب ۱۴۲۷ھ کو صدر فیصل بورڈ نے بورڈ کی موجودگی میں مدعی اور مدعا علیہ اور پنچ کے سامنے پڑھ کر سنایا اور اس کی ایک ایک کاپی سب کو دی۔ اب مفصل ''شرعی فیصلہ'' جاری کیا جاتا ہے۔ دستخط صدر فیصل بورڈ

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ
۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ





Al-Barkaat
Educational Institutions
EDUCATION QUALITY DEVELOPMENT

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

Prof. Syed Muhammad Amin
President

اعلان عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر برکاتی سید محمد امین قادری، خادم سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کو آج عزیزم مرشد علی قادری مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم پیر خان پور بھدوہی کا مرسلہ شرعی فیصلہ بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا آل رسول کی فوٹو کاپی موصول ہوئی جس پر ہماری جماعت کے پانچ مقتدر مفتیان کرام کے دستخط اور مہریں موجود ہیں۔

تمام معاملات پر غور کرنے کے بعد فقیر برکاتی سید محمد امین، مولوی آل رسول حبیبی ابن حضرت مولانا عبد القدوس حبیبی صاحب ساکن مرزاپور ضلع بھدرک اڑیسہ صدر مدرس و صدر انتظامیہ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ، پرانا بازار ضلع پورب مدناپور بنگال کی اس "اجازت و خلافت" کو منسوخ کرتا ہے، جو مولوی آل رسول حبیبی صاحب کو دی گئی تھی۔

اس اعلان کے ذریعہ ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں اس شرعی فیصلے سے صدفی صد اتفاق کرتا ہوں کہ شریعت کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دینا ایمان کی پہچان ہے۔

جملہ برادران اہل سنت اس شرعی فیصلے پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا۔

وما علینا الا البلاغ

پروفیسر سید شاہ محمد امین قادری برکاتی
سجادہ نشین، درگاہ برکاتیہ
مارہرہ ضلع ایٹہ
۱۲ ستمبر ۲۰۰۶ء، ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ

اعلان

حضرت رفیق ملت سرکار نجیب میاں قبلہ کا برائے منسوخی خلافت و اجازت

مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ ستمبر ۲۰۰۶ء کو کلکتہ و ہوڑہ (مغربی بنگال) کے کئی اجلاس میں حضور رفیق ملت حضرت سید شاہ نجیب حیدر میاں صاحب قبلہ نوری برکاتی نائب سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ یو۔پی نے مولانا آل رسول کے خلاف جماعت اہل سنت کے مقدر و مستند علماء و مفتیان کرام کے "شرعی فیصلہ" کی بھرپور تائید و توثیق فرمائی اور اپنے مکمل حمایت کا اعلان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اس فیصلے پر عمل کریں اور مولانا آل رسول کو دی ہوئی اپنی خلافت و اجازت کو منسوخ کرنے کا بھی اعلان فرما دیا۔

Al-Barkaat
Educational Institutions
EDUCATION QUALITY DEVELOPMENT

Al-Barkaat
Educational Society (Reg

d Muhammad Amin
President

اعلان عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر برکاتی سید محمد امین قادری، خادم سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کو آں عزیزم مرتضیٰ قادری مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم پیر خان پور بھدوہی کا مرسلہ شرعی فیصلہ بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا آل رسول کی فوٹو کاپی موصول ہوئی جس پر ہماری جماعت کے پانچ معتمد مفتیان کرام کے دستخط اور مہریں موجود ہیں۔

تمام معاملات پر غور کرنے کے بعد فقیر برکاتی سید محمد امین مولوی آل رسول حبیبی ابن حضرت مولانا عبد القدوس حبیبی صاحب، ساکن مرزاپور ضلع بھدرک اڑیسہ صدر مدرس وصدر انتظامیہ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ، پرانا بازار ضلع میدناپور بنگال کی اس "اجازت وخلافت" کو منسوخ کرتا ہے، جو مولوی آل رسول حبیبی صاحب کو دی گئی تھی۔

اس اعلان کے ذریعہ ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں اس شرعی فیصلے سے صد فی صدا[illegible] کہ شریعت کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دینا ایمان کی پہچان ہے۔

تمام برادران اہل سنت اس شرعی فیصلے پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا۔

وما علینا الا البلاغ

پروفیسر سید شاہ محمد امین قادری برکاتی
سجادہ نشین، درگاہ برکاتیہ
مارہرہ ضلع ایٹہ

۱۱ ستمبر ۲۰۰۶ء، ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ

AL-BARKAAT [illegible]
Anoopshahr Road
ALIGARH (INDIA)

Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India
Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309 (O), 0571-2700501 (R)

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر ۷۸۶/۹۲ جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

سلسلہ اشاعت قسط دوم

''مولانا آل رسول مکاری چھوڑ دیں''

''مولانا آل رسول کا کھلا چیلنج ہمیں قبول ہے'' کے عنوان سے ایک ہینڈ بل مورخہ ۸/مارچ ۲۰۰۶ء کو میں نے شائع کر کے سب سے پہلے اسکی پانچ کاپیاں چیلنج کاروں کے نام سے مدرسہ قادریہ کے پتہ پر رجسٹرڈ اک بمع رسید کے ذریعہ بھیج دیا تھا۔ مگر اب تک اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ پھر اس ہینڈ بل کو میری اجازت اور مرضی سے بنگلہ زبان میں ہزاروں کی تعداد میں اس علاقہ کے لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس بیچ پانسکوڑہ اور اس کے قرب وجوار، کلکتہ واڑیسہ وغیرہ سے درجنوں فون مبارکباد کے اور کئی فون ناشائستہ لب ولہجہ اور گالی گلوج کے موصول ہوئے۔ حالانکہ ضابطہ کے مطابق میرے چیلنج قبول کر لینے کے بعد ان چیلنج کاروں کو مجھ سے رابطہ کرنا چاہئے تھا اور میرے قائم کردہ سوالات کے وضاحتی جواب دیکر بات چیت کو آگے بڑھانا چاہئے تھا تا کہ انکے خلاف فتویٰ صادر کرنے والے مفتیان کرام سے رابطہ کر کے انھیں پانسکوڑہ بلانے اور مولانا آل رسول کے خلاف شریعت کا کیا حکم ہے؟ اس کی حقیقت مفتیان کرام کی زبان سے جاننے کے کوشش کرنا چاہئے تھا مگر آل رسول صاحب تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ انکی جو حرکتیں ہیں اس پر شریعت کا کیا حکم ہے اسی لئے مولانا آل رسول کی طرف سے چیلنج کرنے والے خالی میدان سمجھ کر اپنے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ''کھلا چیلنج'' کی تشہیر خوب بڑھ چڑھ کر کر رہے تھے مگر جب ان کا کھلا چیلنج قبول کر لیا گیا تو دم دبا کر میدان سے بھاگ نکلے اور بوکھلا کر یزیدی طور طریقہ اپناتے ہوئے اب کھلم کھلا غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں اگر مولانا آل رسول نے ماں کا دودھ پیا ہے تو خود سامنے کیوں نہیں آتے اور کیوں علاقہ کے سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بطور ڈھال استعمال کر کے لوگوں کی توجہ دوسری طرف ہٹانے میں لگے ہیں۔

مولانا آل رسول یزیدیت کی راہ پر!

مولانا آل رسول کی طرف سے ''کھلا چیلنج'' قبول کر لینے کے بعد بجائے اسکے کہ مجھ سے رابطہ کر کے ہر بات تحریری طور پر مع گواہان کے قلمبند کر کے کوئی معاہدہ تیار کیا جاتا اور معاملہ کے شرعی حل کی کوشش کی جاتی۔ مولانا آل رسول شرابی، جواری اور بدکرداروں کی ایک ٹیم بنا کر اسکے ''مکھیا'' بنے ہوئے ہیں اور انھیں شرپسند، غیر سماجی عناصر کو اکسا کر مار پیٹ اور غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں چنانچہ بہادر پور کے جلسہ میں حضور ازہری میاں قبلہ کی آمد کی خبر سے موصوف حواس باختہ ہو گئے اور جلسہ کو ناکام بنانے اور حضرت تشریف نہ لائیں اسکے لئے جو ہتھکنڈے اپنائے اور جس طرح کی حرکتیں کیں اس سے پورے علاقہ میں ان پر تھو تھو ہو رہی ہے اور بہادر پور کے جلسہ میں جہاں پورے ضلع مدناپور ہی نہیں بلکہ مغربی بنگال کے دوسرے اضلاع اور دیگر صوبوں مثلاً اڑیسہ، بہار وغیرہ کے مسلمان بھی آئے ہوئے تھے۔ وہاں مولانا آل رسول کے خلاف جو ہینڈ بل عوام میں تقسیم ہوا اس سے بوکھلا کر اسی بہادر پور کے ایک برادر طریقت جناب لیاقت علی نیبی جو آج کل پانسکوڑہ میں قیام پزیر ہیں انکے اوپر اپنے چند شرابی حمایتیوں کے ذریعہ مورخہ ۸/اپریل کو رات میں قاتلانہ حملہ کرا دیا۔ جس کی رپورٹ پانسکوڑہ تھانے میں درج ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ حملہ کرنے والا شراب کے نشے میں دھت ہو کر حملے کے بعد مدرسہ قادریہ میں ہی جا کر پناہ لیا۔ مولانا آل رسول کان کھول کر سن لیں کہ اس طرح کی حرکتوں سے وہ اپنے ساتھ مدرسہ قادریہ کو بھی بدنام کر رہے ہیں اور اگر انھوں نے یہ یزیدی طور طریقہ نہیں چھوڑا تو پھر وہ بھی عتاب سے نہیں بچ پائیں گے۔ علاقے میں انکے خلاف جو غم وغصہ اور شدید اضطراب ہے مولانا آل رسول اسے محسوس کریں اور خود بے شرمی سے آنکھ کان بند کر پوری دنیا کو اندھا اور بہرا نہ سمجھیں۔ علاقہ کے سنجیدہ، پڑھے لکھے اور امن پسند لوگ انکی ان حرکتوں کو چپ چاپ خاموش تماشائی کی طرح زیادہ دن برداشت نہیں کریں گے۔ اب بھی وقت ہے کہ مولانا آل رسول توبہ کر کے اپنی اصلاح حال کر لیں ورنہ بہت جلد ہم ان کے وہ سارے کرتوت جو ہم نے اب تک پردے میں رکھا ہے صرف اشارے کنائے میں ہی انکو آگاہ کرتے ہیں انھیں کھلے عام جلسہ، جلوس کی شکل میں عوام الناس میں ظاہر کر دیں گے۔

مدرسہ قادریہ میں مولانا آل رسول کے ذریعہ لاکھوں روپئے کا گھوٹالہ!

میرے پاس درجنوں ایسے لوگوں کی فہرست ہے جو مدرسہ قادریہ کے ممبر رہ چکے ہیں اور انھوں نے مدرسہ کو بطور چندہ اچھی خاصی رقم دی تھی جس کی رسید آج تک انھیں نہیں دی گئی ہے۔ اور رسید کا مطالبہ کرنے پر ان لوگوں کا نام ممبران فہرست سے نکال دیا گیا۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایسے ثبوت وگواہ ہیں جو مولانا آل رسول کی مالی خیانت کو روز روشن کی طرح ثابت کرتے ہیں۔ مدرسہ قادریہ کو ملنے والی زکوٰۃ وعطیات کی رقم صرف مدرسہ کی امانت ہے جسے مدرسہ کے معاملات میں خرچ کیا جانا چاہئے تھا مگر افسوس صد افسوس خود کو ''سید'' کہلانے والے مدرسہ کی زکوٰۃ پر بھی ہاتھ صاف کر رہے ہیں جبکہ سید کے لئے کسی بھی حال میں زکوٰۃ لینا ناجائز وحرام ہے۔

P.T.O.

مولانا آل رسول اوچھی اور چھچھوری حرکتیں چھوڑ دیں!

اگر مولانا آل رسول یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے خلاف اٹھنے والی شورش اور انکے خلاف پائی جانے والی عوامی غم وغصہ اور اضطراب و بے چینی کو غنڈہ گردی اور غیر سماجی، شر پسند عناصر کے حمایت سے دبا دیں گے تو یہ انکی بہت بڑی بھول ہے۔ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے اور پھر جناب لیاقت علی حبیبی پر حملہ جیسا کوئی دوسرا واقعہ انجام دینے کی کوشش کی تو پھر عوام کو قابو میں رکھنا مشکل ہو جائے گا اور پھر جو کچھ ہوگا اسکے ذمہ دار وہ خود ہونگے۔ یاد رہے کہ اگر اب بھی مولانا آل رسول اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کا سامنا کرنے سے گریز کرتے ہیں اور مفتیان کرام کے سامنے آنے سے بھاگتے ہیں تو کلکتہ واٹ گنج اور خود بھدرک میں جو واقعات مولانا آل رسول کے ہیں انھیں پوری تفصیل کے ساتھ شائع کر دیا جائے گا اور پھر یہ سلسلہ چلتا ہی رہے گا۔

میں تو آداب محبت سے ہوں خاموش مگر
وہ سمجھتے ہیں زباں کھلنے میں دشواری ہے

حاجی محمد صادق علی حبیبی اور حاجی محمد اسحاق صاحبان ان لوگوں کی ہم قدر کرتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ سیدی و مرشدی حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ اور حضور ازھری میاں قبلہ کے عقیدت کیش ہیں۔ اسی لئے مدرسہ قادریہ سے انکی والہانہ وابستگی ہے۔ مگر جس طرح یہ لوگ حقائق سے منہ موڑ کر انصاف و دیانت۔ کا خون کر مولانا آل رسول کی حمایت کر رہے ہیں۔ لگتا ہے کہ انکے دلوں پر مہر لگ گئی ہے۔ انھیں یہ بھی خیال نہیں ہے کہ مدرسہ قادریہ کی ساکھ (Image) لوگوں میں کس تیزی سے گر رہی ہے۔ حاجی محمد صادق علی حبیبی تو بے چارے سیدھے سادھے، انپڑھ ہیں۔ انھیں جو کچھ سمجھا دیا جاتا ہے اپنی سادہ لوحی سے اسے صحیح مان لیتے ہیں۔ مگر حاجی محمد اسحاق تو پڑھے لکھے، سمجھدار آدمی ہیں پھر اندھے اور بہرے کیوں بنے ہوئے ہیں؟ کیا حاجی محمد اسحاق اس واقعہ کو بھی ہضم کر گئے جو خود انکے گھر میں پیش آیا۔ یا پھر وہی واقعہ انکی کمزوری بن گیا ہے کہ وہ سب کچھ جان کر بھی انجان بنے ہوئے ہیں۔

مدرسہ قادریہ کے قیام کے بعد وہ مخلص لوگ جو ہر طرح سے مدرسہ قادریہ کو پروان چڑھانے والے تھے اور وہ ممبران جو خلوص وللہیت کے ساتھ مدرسہ قادریہ کی تعلیم و ترقی میں لگے ہوئے تھے۔ جن کی پوری فہرست میرے پاس ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ان پرانے مخلص، دیندار، پڑھے لکھے لوگوں کو مدرسہ کے رکنیت سے الگ کرنے کی سازش رچی گئی اور ان میں سے جن ممبران نے انکی بدکرداری، بدعنوانی اور مالی خیانت کی وجہ سے ان سے اختلاف کیا اور آواز بلند کیا؟ بلا کسی سبب بتائے اور بغیر کسی پیشگی اطلاع کے مدرسہ کی رکنیت سے الگ کر دئے گئے۔ اور بہت سارے ایسے ممبران بھی ہیں جو انکے کرتوت سے اختلاف رکھتے ہیں اور وہ خاموشی سے اپنے آپ کو مدرسہ سے الگ کر لیا ہے۔ انکے نام تو ممبران فہرست میں ہے مگر نہ انکو کبھی مدرسہ کا ایجنڈا بھیجا جاتا ہے اور نہ انکے میٹنگوں میں شرکت نہ کرنے کی وجہ پوچھی جاتی ہے۔ خود پانسکوڑہ کے وہ مخلص، تعلیم یافتہ، سنجیدہ و با اثر لوگ جنھوں نے مدرسہ قادریہ کو ہر مشکل گھڑی میں سہارا دیا اور اسکی ترقی میں قربانیاں پیش کیں وہ لوگ اب مدرسہ کے میٹنگوں میں کیوں نہیں آتے؟ اور کیوں خود کو مدرسہ سے الگ کر لیا ہے؟ کیا کبھی سکریٹری صاحب کو انکے بارے میں جاننے کی توفیق ہوئی؟ یاد رہے کہ مولانا آل رسول کے پاپ کا گھڑا ابھر چکا ہے اور اسے پھٹنے سے اب کوئی نہیں روک سکتا اور اسکی غلاظت وگندگی جو ہر چہار جانب پھیل چکی ہے اس کو صاف کرنا اب انکے چند لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

تو ادھر ادھر کی نہ بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا؟
مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تری رہبری کا سوال ہے۔

مولانا آل رسول کو حج سے واپسی پر اپنے استقبالیہ پروگرام کے مجمع، گوبندنگر میں شہید اعظم کانفرنس اور خود اپنے والد کے عرس میں جہاں عورت مرد، بچے کل ملا کر بمشکل دو سے تین سو لوگوں کا مجمع تھا اسی سے اندازہ ہو جانا چاہئے کہ اب انکے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک چکی ہے اور پانسکوڑہ کے "جلوس محمدی" میں جس میں ہر سال ہزاروں لوگ رسول اکرم کی آمد کی خوشی میں علاقہ سے جمع ہوتے تھے۔ امسال کافی جدوجہد کے بعد صرف لگ بھگ تین چار سو لوگ ہی آئے وہ بھی بنام جلوس محمدی۔ اگر اس مجمع کو دیکھ کر مولانا کسی غلط فہمی کے شکار ہیں تو یہ "خیال خام" اپنے ذہن سے نکال دیں کہ یہ مجمع انکے نام کا نہیں بلکہ عید میلاد النبی کا تھا۔

اور پھر مدرسہ کے پیسے سے بریانی کھلا کھلا کر کب تک لوگوں کو بے وقوف بناتے رہیں گے اور اپنے گناہوں پر پردہ ڈالے رہیں گے۔ لہٰذا اگر مولانا آل رسول اپنی ان اوچھی اور چھچھوری حرکتوں سے باز نہ آئے تو علاقہ کے لوگ جو انھیں اب تک سر پر بٹھائے تھے جوتوں اور لات گھونسوں سے بھی خیر مقدم کر سکتے ہیں۔ فقط۔ زیادہ زیادہ

پڑے فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

موبائل:۔ 09935271795
مورخہ:۔ ۱۷ اپریل ۲۰۰۶ء بروز سوموا

شائع کردہ:۔
(مولانا حافظ وقاری) محمد رجب علی حبیبی
بیر سنگھ پور۔ گوگرام۔ ضلع مدناپور، مغربی بنگال

اپنی مریدہ جمیرہ بی بی کی عصمت اور آبرو پر

مولانا آل رسول کا شرمناک حملہ

میں عمر فاروق علی خان ابن [illegible] حسن علی خان ساکن بیتھولیہ کاشی
پوسٹ [illegible] ضلع [illegible] پورب [illegible]
[illegible] ہوں جمیرہ بی بی [illegible] اقرار کرتے ہیں کہ
ہم دونوں قبل ازیں مولانا آل رسول صاحب [illegible] سے مرید تھے
اور آج ہم دونوں نے بیعت توڑ کر حضرت [illegible] عبدالمنان [illegible]
کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔
حضرت نے بیعت کرنے سے پہلے ہم سے دریافت کیا کہ تم دونوں کیوں آل رسول
کی بیعت توڑ کر مرید ہونا چاہتے ہو ان میں کیا خرابی اور غلطی ہے؟
تو ہم نے وجہ بتلائی کہ حضرت میں حلفیہ طور سے کہتا ہوں کہ آل رسول صاحب [illegible]
خاص مرید تھا اور ان کا رہنا سونا [illegible] بیتھولیہ میں [illegible] خانے پر
[illegible] اور وہ بھی مجھ کو بہت پسند [illegible] تھے مگر ایک [illegible]
آل رسول صاحب [illegible] کیا
[illegible] اس نے کہا پیر صاحب نے [illegible] میرا ہاتھ پکڑ کر سینے سے
لگا لیا اور مجھے بوسہ لیا [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
ساتھ [illegible] اسی طرح آل رسول صاحب نے [illegible] سینے (عورت) پر ہاتھ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں [illegible] کہ دوسری بار جب آل رسول صاحب [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ کے ہاتھ
[illegible]
[illegible]

Ummar Faruk Ali Khan

[illegible]

دستخط مشہر

Hazrat Ali Khan

دستخط بی بی جمیرہ

اصل کاپی فائل میں
محفوظ ہے
مشتہر کا بیان بھی
[illegible] میں محفوظ

آل رسول سے متعلق
ان کے بھائی مولانا عبدالمسجود صاحب کا بیان

گفتار کا یہ غازی بنا   کردار کا غازی بن نہ سکا

تمارا بچپنا! کیا یہ سچ نہیں ؟ کہ ۱۔ تم مدرسہ اشرفیہ مبارک پور سے ہنگامہ کھڑا کر کے نکلے تھے؟

کیا یہ سچ نہیں؟ کہ ۲۔ مدرسہ اشرفیہ سے نکالے جانے کے بعد جامعہ حبیبیہ الہٰ باد آئے اور وہاں بھی ہنگامہ کھڑا کر کے نکلے ؟

کیا یہ سچ نہیں ؟ کہ ۳۔ وہاں سے دارالعلوم غریب نواز میں داخلہ لیا، پھر وہاں سے نکلے۔

کیا یہ سچ نہیں ؟ کہ ۴۔ پھر مدرسہ غوث الاعظم، کلکتہ آئے وہاں بھی ٹھہر نہیں سکے ہنگامہ پیدا کئے اور وہاں سے بھی نکالے گئے۔

تمہاری جوانی! سنو۔ آل رسول ! تم حد درجہ بے مروت ، خود غرض ، فتین ، احسان فراموش ، گستاخ، بے ادب، بے عمل ہو، اور عالموں، پیروں، استادوں، اپنے بڑوں پر نکتہ چینی، اپنی بڑائی، تمہارا محبوب مشغلہ ہے۔

تم نے اپنے استادوں کو نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اپنے والدگرامی مرحوم کو بھی نہیں بخشا۔ فتنہ پیدا کرنا ،مسائل کھڑا کرنا تماری عادت ہے۔ اسی لئے عالم تو عالم غیر عالم بھی تم کو فتنہ باز کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اگر اور سننا چاہتے ہو تو وقت پر بتائیں گے اور ہم، تمارا وہ کچا چٹھا پیش کریں گے کہ دنیائے شرافت حیرت زدہ رہ جائے گی۔

ماخوز : " گفتار کا غازی کردار کے آئینہ میں"

شرعی فیصلہ

بابت مقدمہ مولانا رجب علی بنام مولانا آل رسول

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔۔۔۔ حامداً و مصلیا و مسلّما

۲رر جب ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۹ر جولائی ۲۰۰۶ء بروز شنبہ بعد فجر بمقام مدرسہ مجاہد ملت، بہادر پور، پوسٹ گول گرام، تھانہ ڈیبرا، ضلع پچھم مدناپور (بنگال) ہم پانچ افراد (مفتی) ضیاء المصطفیٰ قادری، بانی ومہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی ضلع مئو، یوپی۔۔۔۔۔۔ (مفتی) محمد نظام الدین رضوی، صدر شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی۔۔۔۔۔۔ (مفتی) محمد مطیع الرحمٰن رضوی، چیف قاضی ادارۂ شرعیہ، ریاست کرناٹک، بنگلور۔۔۔۔۔۔ (مولانا) محمد عبدالمبین نعمانی قادری، مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو۔ یوپی (مفتی) آل مصطفیٰ مصباحی، مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو، یوپی۔ پر مشتمل فیصل بورڈ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا، جس کی سماعت اور فیصلے کے لیے بہادر پور و بیر سنگھ پور، کے چند صلح پسند حضرات اور فریقین نے بالاتفاق اس فیصل بورڈ کو مدعو کیا ہے۔ مقدمے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مدعی: مولانا حافظ رجب علی بن جناب عبدالمجید مرحوم، ساکن بیر سنگھ پور، پوسٹ گول گرام، تھانہ ڈیبرا، ضلع پچھم مدناپور (مغربی بنگال) استاذ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم، بھدوہی۔ (یو۔پی)

مدعا علیہ: مولانا آل رسول حبیبی بن مولانا عبدالقدوس حبیبی مرحوم ساکن مرزاپور ضلع بھدرک (اڑیسہ) صدر مدرس وصدر انتظامیہ مدرسہ قادریہ پانسکوڑہ، پرانا بازار ضلع پورب مدناپور (بنگال)

دعوی: فسق وفجور، بداخلاقی وبدکرداری۔

تفصیل دعوی

(۱) تنہائی میں نامحرم عورتوں سے ملنا۔ (۲) نامحرم عورتوں کا دست بوسی اور قدم بوسی کرنا۔ (۳) نامحرم عورتوں سے ہاتھ، پاؤں دبوانا۔ (۴) جسمانی خدمت کرانا۔ (۵) نامحرم عورتوں سے تنہائی کے وقت دوسروں سے ملاقات پر پابندی لگانا۔ (۶) ان حرکتوں کا تقریباً تواتر کے ساتھ مشہور ہونا۔ (۷) نامحرم عورتوں سے چھیڑ چھاڑ اور دست درازی کرنا۔ (۸) زنا کے مرتکب بتائے جاتے ہیں۔ (۹) ان بدحرکتوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو گمراہ اور بدعقیدہ کہنا، [illegible] میرے خلاف گمراہ اور بدعقیدہ لوگوں کی سازش ہے۔

(1)

(2)

(3)

(4)

(5)

... (۳) نامحرم عورتوں سے

ہاتھ، پاؤں دبوانا۔ (۴) جسمانی خدمت کرانا۔ (۵) نامحرم عورتوں سے تنہائی کے وقت دوسروں سے ملاقات پر پابندی لگانا۔ (۶) ان حرکتوں کا تقریباً تواتر کے ساتھ مشہور ہونا۔ (۷) نامحرم عورتوں سے چھیڑ چھاڑ اور دست درازی کرنا۔ (۸) زنا کے مرتکب بتائے جاتے ہیں۔ (۹) ان بدحرکتوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو گمراہ اور بدعقیدہ کہنا۔ ... میرے خلاف گمراہ اور بدعقیدہ لوگوں کی سازش ہے۔

(1) [illegible]

(2) [illegible]

(3) [illegible]

(4) [illegible]

(5) [illegible]

(6) [illegible]

(7) [illegible]

(8) [illegible]

(9) [illegible]

(10) [illegible]

(11) [illegible]

(12) [illegible]

(13) [illegible]

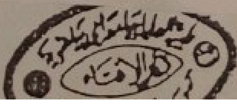
(14) [illegible]

(15) [illegible]

(16) [illegible]

(17) [illegible]

(18) آل مصطفیٰ مصباحی

(19) 

(۳) اور فریق دوم مولانا آل رسول کو حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً مسلمانوں کے بڑے مجمع میں علانیہ توبہ کریں اور یہ عہد کریں کہ آئندہ کبھی اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت وتنہائی میں نہ رہیں گے۔ نہ ان سے ہاتھ پاؤں دبوائیں گے، نہ چھیڑ چھاڑ کریں گے۔

(۴) اگر۔ مولانا آل رسول علانیہ توبہ کے ساتھ ان معاصی سے باز رہنے کا عہد کرلیں ساتھ ہی اس پر قائم رہیں اور اسی حال میں اتنا زمانہ گزر جائے کہ یہ اطمینان کافی واعتماد کلی ہو کہ اب وہ دوبارہ ان معاصی کا ارتکاب نہ کریں گے تو انہیں امام بنانا، دینی عہدہ دینا اور ان سے بیعت ہونا جائز ہوگا۔ فتاوی رضویہ میں قاضی خاں پھر فتاوی عالم گیری سے ہے:

الفاسق اذا تاب لا یقبل شهادته ما لم یمض علیه زمان یظهر علیه اثر التوبة ، و الصحیح ان ذلک مفوض الی رای القاضی . (فتاوی رضویہ ج:۳ ص:۲۱۳)

فتاوی رضویہ کی یہ عبارت بھی گزر چکی۔

پھر صحت توبہ پر اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے؟ صحیح یہ کہ اس کے لیے کوئی مدت معین نہیں کرسکتے جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات بر طرف ہوں گے۔

فتاوی امام قاضی خاں پھر فتاوی عالم گیری میں ہے:

الفاسق اذا تاب لا یقبل شهادته ما لم یمض علیه زمان یظهر علیه اثر التوبة ، و الصحیح ان ذلک مفوض الی رای القاضی . ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ ایک سادہ دل راست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا۔ اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار کے مجمع میں تائب ہو۔ الخ (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف اول ص:۲۵۶، ۲۵۷، رضا اکیڈمی)

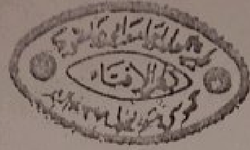
حاصل حکم۔ (خلاصۂ فیصلہ)

فریق اول مولانا رجب علی اور فریق دوم مولانا آل رسول کے مابین مذکورہ بالا نزاعی امور سے متعلق فریق اول کے شواہد وقرائن واحوال اور فریق دوم کے بیان صفائی واقرار پر پورے طور سے غور وخوض کرنے کے بعد ہم ارکان فیصل بورڈ فیصلہ حکم صادر کرتے ہیں کہ مولانا رجب علی حبیبی کے سات سوالات پر مشتمل استفتا کا جو جواب دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی سے حضرت محدث کبیر اور حضرت بحر العلوم کی تصدیق کے ساتھ جاری ہوا ہے وہ مولانا آل رسول پر نافذ ہے۔ لہذا فریقین کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ان فتاوی کے مطابق عمل کریں۔ یعنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ فریق ثانی مولانا آل رسول سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں تاوقتیکہ وہ علانیہ توبہ کرکے ایسی اصلاح حال نہ کرلیں کہ لوگوں کو ان کی اصلاح حال پر اطمینان کلی ہو جائے۔ واللہ تعالی اعلم۔

آل مصطفی مصباحی

(۱) ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ صدر فیصل بورڈ بانی و مہتمم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ضلع مئو۔ (یو۔ پی)
ورکن فیصل بورڈ فقہی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ



(۲) محمد نظام الدین رضوی رکن فیصل بورڈ صدر شعبۂ افتاء و ناظم مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور،
ضلع اعظم گڑھ (یو۔ پی)

محمد نظام الدین الرضوی



(۳) محمد مطیع الرحمن رضوی رکن فیصل بورڈ قاضی ادارۂ شرعیہ، بنگلور (کرناٹک)



(۴) آل مصطفیٰ مصباحی رکن فیصل بورڈ مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو (یو۔ پی)

آل مصطفیٰ مصباحی



(۵) محمد عبدالمبین نعمانی رکن فیصل بورڈ مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو۔ ورکن المجمع الاسلامی، مبارک پور

محمد عبدالمبین نعمانی



محمد عبدالمبین نعمانی قادری
دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ
مئو یو۔ پی ۲۷۶۱۲۹

نوٹ: خلاصہ حکم ۴؍رجب ۱۴۲۷ھ کو صدر فیصل بورڈ نے بورڈ کی موجودگی میں مدعی اور مدعا علیہ اور پنچ کے سامنے پڑھ کر سنایا اور اس کی ایک ایک کاپی سب کو دی۔ اب مفصل ''شرعی فیصلہ'' جاری کیا جاتا ہے۔ دستخط صدر فیصل بورڈ

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ
۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ

